سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

جمعتہ المبارک،15-اپریل2016
(یوم الجمع،7-رجب المرجب1437ھ)

سولھویں اسمبلی: بیسواں اجلاس

جلد20: شمارہ 13

1205

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 15-اپریل 2016

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

عام بحث

پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2013 پر بحث

ایک وزیر پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2013 پر بحث کے لئے تحریک پیش کریں گے۔

1207

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس

جمعتہ المبارک،15-اپریل2016

(یوم الجمع،7-رجب المرجب1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10 بج کر40 منٹ پر زیر صدارت **جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔**

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری نور احمد چشتی نے پیش کیا۔

اعوذ باالله من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

هُوَ

اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَٰنُ
الرَّحِيمُ ﴿٢٢﴾ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ
السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ
سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ﴿٢٣﴾ هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ
الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ﴿٢٤﴾

سُوْرَۃُ الحَشر آیات 22تا 24

وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کا جاننے والا وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے(22)وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ بادشاہ (حقیقی) پاک ذات (ہر عیب سے) سلامتی امن دینے والا نگہبان غالب زبردست بڑائی والا۔ اللہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے (23)وہی اللہ (تمام مخلوقات کا) خالق ایجاد واختراع کرنے والا صورتیں بنانے والا اس کے سب اچھے سے اچھے نام ہیں۔ جتنی چیزیں آسمانوں اور زمین میں ہیں سب اس کی تسبیح کرتی ہیں اور وہ غالب حکمت والا ہے(24)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسولِ مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسولِ مقبول ﷺ

مجھ خطا کار سا انسان مدینے میں رہے
بن کے سرکار کا مہمان مدینے میں رہے
ان کی شفقت غم کونین بھلا دیتی ہے
جتنے دن آپ کا مہمان مدینے میں رہے
یاد آتی ہے مجھے اہل مدینہ کی وہ بات
زندہ رہنا ہو تو انسان مدینے میں رہے
چھوڑ آیا ہوں دل و جان یہ کہہ کر اعظم
آ رہا ہوں میرا سامان مدینے میں رہے

سوالات

(محکمہ زراعت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ زراعت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! میری مسیحی کمیونٹی کا بچہ نوید رفیق ارسلان ہائی سکول جڑانوالہ میں زیر تعلیم ہے اور اس سکول میں اخلاقیات کا مضمون نہیں پڑھایا جا رہا ہے۔ وہاں اس بچہ کا ناظرہ کا exam لیا گیا اور اس بچے کو فیل کر دیا گیا ہے تو اس کی "ڈی ای او" لیول پر چھان بین بھی ہو رہی ہے لیکن میں چاہتا تھا کہ اس ایوان میں اس کو پیش کروں کیونکہ مسیحی بچے جہاں بھی پڑھتے ہیں وہاں پر اسلامیات کے متبادل اخلاقیات کا مضمون ہے وہاں پر اخلاقیات کا مضمون تو ہے لیکن اس کے ٹیچرز نہیں ہیں، میری آپ کے توسط سے یہ request ہے کہ میں نے جس مسئلے کی نشاندہی کی ہے اس کو resolve کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ آپ کی بات نوٹ ہو گئی ہے۔

جناب ذوالفقار غوری: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امجد علی جاوید!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چنیوٹی صاحب! تشریف رکھیں، وقفہ سوالات کے بعد پوائنٹ آف آرڈر پیش کریں۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6284 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ سے متعلقہ تفصیلات

*6284:جناب امجد علی جاوید:کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کب قائم کی گئی؟

(ب) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی دکانوں اوراراضی کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی کو سال14۔2013میں کتنی آمدن کون کون سی مدات میں حاصل ہوئی؟

(د) غلہ منڈی اور فروٹ منڈی کی منتقلی کے بعد جن آڑھتیوں کو وہاں دکانیں الاٹ کی جائیں گی ان کے پاس پہلی منڈیوں میں موجود دکانوں کا کیا سٹیٹس ہوگا،کیا یہ ان کے پاس رہیں گی یا ان سے واپس لے لی جائیں گی؟

وزیرزراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ 1941میں قائم کی گئی۔

(ب) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پاس298دکانات ہیں جن میں127آڑھتیوں کی ملکیت ہیں اور رینٹ کی171دکانات مارکیٹ کمیٹی کی ملکیتی ہیں جبکہ غلہ منڈی کا رقبہ48کنال4مرلہ 128مربع فٹ ہے۔غلہ منڈی99سالہ لیز پر بلدیہ سے مارکیٹ کے نام1961کو ٹرانسفر ہوئی جس میں آڑھتیان کی دکانات ملکیتی ہیں۔آفس بلڈنگ، گیراج، ریسٹ ہاؤس، 2عدد گڈز خانہ غلہ منڈی میں موجود ہیں۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی کو درج بالا سال میں کل62لاکھ21 ہزار583روپے کی آمدن ہوئی۔مدات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

لائسنس فیس	2لاکھ66ہزار290
مارکیٹ فیس	42لاکھ53ہزار382
کرایہ دکانات	15لاکھ28ہزار402
پارکنگ فیس	1لاکھ69ہزار70
ریٹ لسٹ	1لاکھ57ہزار500
پراپرٹی ٹرانسفر فیس	98ہزار
منافع	16ہزار639
متفرق	32ہزار300
میزان	62لاکھ21ہزار583

(د) پرانی سبزی منڈی میں آڑھتی حضرات کے پاس جو دکانات ہیں وہ ٹی ایم اے کی ملکیت ہیں اور وہ ٹی ایم اے کے کرایہ دار ہیں۔ نئی سبزی منڈی کی منتقلی کے بعد دکانات ٹی ایم اے کے کنٹرول میں ہوں گی اور اس کا فیصلہ ٹی ایم اے کرے گی جبکہ غلہ منڈی میں آڑھتی حضرات کے پاس جو دکانات ہیں وہ ان کی ملکیت ہیں اور انہی کے پاس رہیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ سوال دو دفعہ ایجنڈے سے ملتوی ہوا ہے کیونکہ اس سوال کا جواب درست نہیں تھا لیکن اب تیسری مرتبہ بھی اس کا comma بھی تبدیل نہیں ہوا، وہی جواب آج تیسری مرتبہ ایجنڈے پر آ گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! ان کی یہ بات بالکل درست ہے کہ جواب میں اتنا زیادہ فرق نہیں آیا کیونکہ اس میں صرف ایک clarification ہوئی ہے۔ سوال کے جز (ب) میں جو جواب دیا گیا ہے اس میں یہ کہا گیا تھا کہ مارکیٹ کمیٹی سے 99 سالہ لیز مارکیٹ کمیٹی نے ٹی ایم اے سے لی ہے، اس پر یہ منڈی، اس کے پلیٹ فارم اور اس کے "پھڑ" بنے ہیں۔ اس کے علاوہ جو دکانیں ہیں یہ اس لیز سے outside ہیں یعنی آڑھتیوں کی ملکیتی ہیں، اس کا جواب clear نہیں تھا کہ لیز کی دکانوں میں ملکیتی دکانیں کیسے آ گئیں۔ اس کے بعد مارکیٹ کمیٹی کا سارا ریکارڈ چیک کیا گیا ہے، جو ٹی ایم اے سے لیز کی جگہ ہے اس پر پلیٹ فارم بنا ہے "پھڑ" بنے ہیں چھوٹی دکانیں بنی ہیں اور اس کے علاوہ آفس بنے ہیں۔ اس کے علاوہ 127 دکانیں آڑھتیوں کی ہیں جو ان کی اپنی ملکیت ہیں، لیز والی جگہ پر نہیں ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منسٹر صاحب نے بالکل درست فرمایا ہے اور اس کی clarification بھی ہو گئی لیکن جناب سپیکر یہ سوال تو ایوان کی پراپرٹی ہوتا ہے۔ یہ جواب تین مرتبہ ملتوی ہوا ہے، بہتر ہوتا کہ جواب میں یہ بات پرنٹ ہو کر آ جاتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امجد علی جاوید! جواب آپ کو مل گیا ہے، اس بات کو چھوڑ دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! اس میں 171 دکانیں مارکیٹ کمیٹی کی ملکیت ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ان کا سالانہ کرایہ 15 لاکھ 28 ہزار روپے ہے، یہ تقریباً 744 روپے فی دکان بنتا ہے، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا یہ کرایہ موزوں ہے اور آخری مرتبہ یہ کرایہ کب بڑھایا گیا تھا کیونکہ قواعد کے تحت دس فیصد کرایہ ہر سال بڑھنا ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر صاحب! آپ نے ان دکانوں کا کرایہ بڑھایا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ان دکانوں کا کرایہ بڑھایا جاتا ہو گا لیکن ان کا یہ ضمنی سوال نہیں بنتا بلکہ نیا سوال بنتا ہے، میں وقفہ سوالات کے بعد ان کو satisfied کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ نیا سوال تو نہیں بنتا۔ آپ کے پاس اس وقت اس کی detail نہیں ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میرے پاس اس کی detail نہیں ہے کہ کب کرایہ بڑھایا گیا؟

جناب امجد علی جاوید: لیکن آپ یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ یہ relevant سوال نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کو وقفہ سوالات کے بعد detail دے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ اس کے بعد میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ پراپرٹی ٹرانسفر فیس ایک مد ہے جس میں 98 ہزار روپے کی آمدنی ہے، یہ صرف رینٹ کی دکانیں ہیں، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا ان کو منتقل کرنے کا اختیار مارکیٹ کمیٹی کے پاس ہوتا ہے، کیا رینٹ والی دکانوں کو منتقل کیا جا سکتا ہے، کیا اس کے لئے قواعد اجازت دیتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! جیسا کہ میں نے پہلے بھی گزارش کی ہے کہ اس منڈی میں وہاں پر دو طرح کی دکانات ہیں ایک ملکیتی ہیں جو کہ آڑھتیوں کی ہیں اور دوسری کرایہ کی دکانیں ہیں، جو آڑھتیوں کی ملکیتی دکانیں ہیں وہ جب ٹرانسفر ہوتی ہیں تو اس ٹرانسفر کی فیس مارکیٹ کمیٹی کو آتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یا تو میں نہیں سمجھ پا رہا کہ ملکیتی دکان جب بھی ٹرانسفر ہوتی ہے تو اس کی رجسٹری ہوتی ہے، ریونیو ڈیپارٹمنٹ میں اس کے ملکیتی خانہ میں تبدیلی ہوتی ہے، اس کی فیس ہوتی ہے، جس فیس کا میں پوچھنا چاہتا ہوں یہ رینٹ کی دکانیں ہیں، وزیر موصوف ایوان میں بتا دیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے سنا نہیں کہ اس میں 171 دکانیں ملکیتی بھی ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! 171 دکانیں رینٹ کی ہیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ 127 دکانیں آڑھتیوں کی ملکیتی ہیں، ان دکانوں کی جب ٹرانسفر ہوتی ہے تو revenue والے جب اپنا process complete کرتے ہیں تو مارکیٹ کمیٹی بھی ٹرانسفر فیس لیتی ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ صرف اس بات کو ensure کروا دیں کہ یہ وہی فیس ہے یا اس کے علاوہ ہے، اگر یہ فیس علاوہ ہو گی تو پھر دوبارہ بات کر لوں گا۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ وہی فیس ہے، میں یہ وضاحت بھی کر دوں کہ یہ سوال ایک دفعہ واپس ہوا ہے تین دفعہ واپس نہیں ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 2456 ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ نگہت شیخ کا ہے۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! On her behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! سوال نمبر 5931 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے محترمہ نگہت شیخ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چاول کی فی من سرکاری قیمت مقرر کرنے کا مسئلہ

*5931: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سال 2014 کے دوران محکمہ خوراک نے دھان کی کیا قیمت مقرر کی تھی؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ سال 2014 کے دوران دھان کی گرتی ہوئی، قیمتوں کی وجہ سے کسانوں میں شدید بے چینی پائی گئی؟

(ج) کیا حکومت دھان سپر باسمتی کا ریٹ۔/3500 روپے، باسمتی کا ریٹ۔/2500 روپے جبکہ اری کا ریٹ۔/1200 روپے فی من مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) حکومت پنجاب دھان کی قیمتیں مقرر نہیں کرتی۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔ چونکہ دھان پاکستان سے بڑی مقدار میں (تقریباً 60 فیصد) برآمد ہوتا ہے اس لئے بین الاقوامی کساد بازاری کی وجہ سے کاشتکار متعلقہ سال دھان کی صحیح قیمت حاصل نہ کر سکے۔

حکومت نے کسانوں کے مالی حالات کو بہتر بنانے اور پیداواری لاگت کو کم کرنے کے لئے 341۔ارب روپے کے ایک بہت بڑے package کا اعلان کیا جس کے تحت 12½ ایکڑ سے کم دھان کے کاشتکاروں کو 5 ہزار روپے فی ایکڑ کے حساب سے 11۔ارب روپے بطور سبسڈی ادا کئے جا چکے ہیں۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ حکومت پنجاب دھان کی قیمت مقرر نہیں کرتی بلکہ دھان کے برآمد ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی مارکیٹ اس کی قیمت مقرر کرتی ہے۔ اس کے علاوہ جز (ب) میں بھی وضاحت کی گئی ہے کہ حکومت کاشتکاروں کے تحفظ کے لئے تمام وسائل بروئے کار لا رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد انیس قریشی: جناب سپیکر! جواب کے جز (الف) میں انہوں نے فرمایا ہے کہ 60 فیصد چاول برآمد ہوتا ہے، میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے کہ پچھلے سال رائس ایکسپورٹ کارپوریشن، نیشنل ٹریڈنگ کارپوریشن نے کن کن ممالک کے ساتھ چاول خرید کرنے کے معاہدے کئے ہیں اور پچھلے سیزن میں کتنا چاول ایکسپورٹ کیا گیا؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!میں گزارش کرتا چلوں کہ یہ TCPیعنی ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان،یہ فیڈرل منسٹری کے domainمیں آتا ہے۔وہ ہمارے کہنے پر چاول خریدتے ہیں اور نہ ہی وہ ہمارے behalfپر چاول خریدتے ہیں،ویسے میں عرض کرتا چلوں کہ انہوں نے پچھلے سال چاول نہیں خریدا۔

جناب محمد انیس قریشی:جناب سپیکر!میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا اس سال معاہدے کرنے کا کوئی ارادہ ہے کیونکہ یہاں صوبائی حکومت میں تو آپ ہمارے نمائندے ہیں،آپ نے ہی نیشنل ٹریڈنگ کارپوریشن یا رائس ایکسپورٹ کارپوریشن کو invokeکرنا ہے کہ وہ بیرونی ممالک میں جا کر معاہدے کریں،اگر آپ moveنہیں کریں گے تو پھر کون moveکرے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر:اس سال آپ کا چاول خریدنے کا ارادہ ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!بالکل ہمارا ارادہ ہے،پاکستان میں چاول کی پروڈکشن میں پنجاب ایک major contributorہے،major chunkہی پنجاب سے آتا ہے۔اس سلسلے میں محکمہ زراعت کا عملہ،وزیر خوراک اور میں خود ایران گئے تھے اور وہاں پر visitکرکے آئے ہیں۔اس سلسلے میں کچھ ڈویلپمنٹ ہوئی ہے اب ایران پر embargo liftہوا ہے تو انشاء اللہ تعالیٰ ایران میں ہمارا چاول جائے گا۔مشرق وسطیٰ کے ممالک میں بھی مارکیٹ کچھ easyہوئی ہے تو امید ہے کہ چاول اب ادھر بھی جائے گا۔ہم اس حوالے سے اپنی ذمہ داری پوری طرح سے نبھاتے ہیں۔ان کو تو میں نے TCPکے حوالے سے جواب دیا تھا کہ وہ فیڈرل گورنمنٹ کی domainمیں آتا ہے۔

ملک محمد احمد خان:جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس سوال کی جو gistتھی وہ یہ تھی کہ پچھلے سال 2014میں دھان کی مناسب قیمت نہ ملنے کے سلسلے میں کسان میں جو بے چینی پائی جاتی ہے کیونکہ کسان سے وہ فصل 700سے 750روپے تک گئی اور آگے بعد میں شیلر والے نے یا آڑھتی نے اس فصل کو 1500سے 1800روپے تک میں فروخت کیا ہے۔میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ بیچ میں gapہے یہ gapتو بہر صورت صوبائی گورنمنٹ کے domainمیں ہے۔اب کس طریقے سے اس چیز کو روکا جا سکتا ہے،جس پر بارہا اس معزز ایوان میں یہ سوال اٹھایا گیا ہے اور یہ صرف ایک دھان کی فصل کا حال نہیں ہے،یہ کپاس کے ساتھ بھی ہو چکا ہے،آلو کے ساتھ بھی ہو چکا ہے،مونجی کی فصل کی جو پچھلے سال کی صورتحال تھی وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ہماری اس سلسلے میں صرف یہ گزارش ہے کہ کسان کو اس

کی فصل کی قیمت نہ ملنے کی وجہ، اس میں جو بے چینی پائی جاتی ہے، میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ درمیان میں وہ کون سے barriers ہیں جن کو صوبائی گورنمنٹ نے کنٹرول کرنا ہے ان barriers کو lift کرنا ہے کیونکہ مارکیٹ میں تو آج بھی اس کا ریٹ 1750 روپے فی من ہے۔ وزیر موصوف اس پر کوئی تھوڑی بہت مہربانی فرمائیں، ہمیں بتائیں کہ کوئی ایسے tools introduce کئے جا رہے ہیں کہ جو ان market forces کو جو چیزیں drive کرتی ہیں، ان پر گورنمنٹ کا کوئی ایسا کنٹرول ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو سوال کیا ہے میں اس سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں کہ مڈل مین کا role جو ہے یہ middleman کی presence ہی ہے جو farmers اور ملز مالکان کے درمیان مڈل مین کی presence کسان کا استحصال کرتی ہے۔ اس میں کوئی دو آراء نہیں ہیں اور پنجاب گورنمنٹ شروع دن سے ہی اس کو discourage کرتی آئی ہے، اس کا role ہم curtail کرتے آئے ہیں اور کر بھی رہے ہیں۔ اسی حوالے سے اب ہم نے مارکیٹ کمیٹی کے rules change کئے ہیں، اس میں ایک پلیٹ فارم پر direct access farmer کو دی ہے کہ وہ اپنی product لا کر direct consumer کے حوالے کرے۔ اس حوالے سے اب ہم نے ہر ضلع، تحصیل میں کچھ پلیٹ فارم بنا رہے ہیں جس میں direct farmers اپنی product لا کر consumer تک پہنچ سکے۔ ان کی اس بات کا اس حد تک تو اتفاق ہے کہ یہ middleman کی طرف سے استحصال ہے کہ کسان سے سستی product خرید کر بعد میں مہنگی بیچی جاتی ہے لیکن پنجاب گورنمنٹ بھی ہر level پر اس کو discourage کرتی ہے اور different steps اٹھا رہی جس سے ان کا کردار کم سے کم ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب شوکت علی لالیکا: جناب سپیکر! کیا پنجاب حکومت admit کر رہی ہے کہ یہ کامیاب نہیں ہو پا رہی؟ اس کا جواب پوچھا تھا کہ کامیاب کیوں نہیں ہو پا رہی لیکن انہوں نے اس طریقے سے جواب نہیں دیا کہ ہم نے یہ سد باب کیا ہے یا ہم نے اس کے لئے یہ رولز بنائے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کے لئے کیا steps اٹھائے گئے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! you know better کہ آڑھتی set up کا حصہ ہیں اور culture کا بھی ایک حصہ ہیں۔ چھوٹے زمیندار کی جب شادی بیاہ، فوتید گی، کوئی بھی خوشی غمی یا مسئلہ ہو اس نے آڑھتی سے پیسے لینے ہوتے ہیں، اس نے کھاد لینی ہے تو آڑھتی کے پاس جانا ہے، بیج لینا ہے تو آڑھتی کے پاس جانا ہے اور آڑھتی نے بھی اس کے ساتھ اس کے گھر کے ممبر کی طرح پیش آنا ہے۔ یہ بڑی deep rooted چیزیں ہیں جو کہ ہم آہستہ آہستہ نکالیں گے۔ ہم اپنا کریڈٹ سسٹم بہتر کر رہے ہیں، ZTBL میں ون ونڈو سسٹم شروع کر رہے ہیں تاکہ چھوٹے کسان کو cater far کیا جائے۔ ہم آہستہ آہستہ یہ چیزیں introduce کروا رہے ہیں اور یہ چیزیں جیسے جیسے زور پکڑتی جائیں گی تو مڈل مین کا role کم ہوتا جائے گا۔

جناب شوکت علی لا لیکا: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب شوکت علی لا لیکا: جناب سپیکر! کیا منسٹر صاحب یہ admit کر رہے ہیں کہ کسان کو culture کے حوالے کر رہے ہیں اس کا کوئی اور سسٹم نہیں کر رہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ایک بات کو بار بار repeat کیوں کر رہے ہیں؟ انہوں نے اس پر جواب دے دیا ہے، بہت شکریہ۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر!۔۔۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، اب میں اگلا سوال بول چکا ہوں۔ جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6285 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی منتقلی سے متعلقہ تفصیلات

*6285: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں غلہ منڈی کو نئی جگہ پر منتقل کرنے کے منصوبہ پر عمل جاری ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو غلہ منڈی کی منتقلی کے لئے محکمہ میں کیا پیمانہ یا یارڈ سٹک مقرر کیا گیا ہے؟

(ج) کیا محکمہ کو غلہ منڈی کی منتقلی کے لئے سٹیک ہولڈرز مثلاً انجمن آڑھتیاں، انجمن پلے داراں، دکانداران، کاشتکاروں، شہریوں یا عوامی نمائندگان کی طرف سے کوئی درخواست یا تجویز موصول ہوئی ہے؟

(د) کیا محکمہ نے مذکورہ بالا انجمنوں سے غلہ منڈی کی منتقلی کے لئے کوئی رضامندی یا رائے طلب کی ہے، اکثریت کی اس بارے میں رائے کیا ہے اگر ایسا نہیں کیا گیا تو اس کی وجوہات سے آگاہ کریں؟

(ہ) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ذمے بورڈ فنڈ کا کتنا قرض واجب الادا ہے اور مارکیٹ کمیٹی سالانہ کتنا مارک اپ ادا کر رہی ہے یا کرے گی؟

(و) کیا پہلے سے مقروض کمیٹی کے لئے مناسب ہو گا کہ وہ سٹیک ہولڈرز کے ناپسندیدہ منصوبہ کے لئے مزید قرض حاصل کرے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) گورنمنٹ آف پنجاب نے صوبے کے لئے الاٹمنٹ کمیٹی بروئے آرڈر نمبر Dir(FB)104/G مورخہ 21۔جون 2008 بنا رکھی ہے جس کے کنوینئر متعلقہ ضلع کے ڈی سی او ہوتے ہیں جن کی زیر نگرانی الاٹمنٹ ہو گی جس میں 60 فیصد پلاٹ پہلے سے کام کرنے والے کمیشن ایجنٹس کو دیئے جائیں گے۔ باقی 40 فیصد پلاٹس کی اوپن آکشن ہو گی۔

(ج) مورخہ 9۔مارچ 2010 جنرل اجلاس انجمن آڑھتیان غلہ منڈی میں ٹریفک کے بڑھتے ہوئے دباؤ کے تحت بذریعہ قرارداد جناب جنید انوار ایم این اے کی وساطت سے حکومت پنجاب سے اپیل کی کہ غلہ منڈی کو شہر سے باہر منتقل کیا جائے اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی ہدایات کی روشنی میں غلہ منڈی کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے نوٹیفکیشن جاری کیا گیا جس کی روشنی میں چک نمبر 324 ج ب میں 79 کنال 7 مرلے رقبہ تجویز کیا گیا۔ ابھی غلہ منڈی کی ٹرانسفر کا منصوبہ ابتدائی مراحل میں ہے۔

(د) مارکیٹ کمیٹی نے قانون کے مطابق بذریعہ اخبار اشتہار دیا اور شہر کی مختلف جگہوں پر اشتہارات بھی لگائے کہ کسی کو غلہ منڈی کی مجوزہ جگہ پر کوئی اعتراض ہو تو دفتر داخل کروائے جس پر انجمن دکانداران صمدانی مارکیٹ اور غلہ منڈی آڑھتیان نے 15 عدد اعتراضات جمع کروائے جن کی تحقیق کرنے پر پتا چلا کہ ان میں سے بیشتر اعتراضات درست نہ ہیں۔ بعد ازاں انجمن آڑھتیان کی بھاری اکثریت نے تحریراً لکھ کر دیا کہ وہ غلہ منڈی کی مجوزہ جگہ پر متفق ہیں۔

(ہ) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ذمہ پراونشل فنڈ بورڈ کے 2 کروڑ 86 لاکھ روپے واجب الادا ہیں اور 2 فیصد سالانہ کے حساب سے مارک اپ ادا کرنا ہو گا۔ جو کہ سبزی منڈی کی جگہ خرید کرنے کے لئے لیا گیا تھا۔

(و) نئی غلہ منڈی کے لئے مارکیٹ کمیٹی کوئی قرضہ نہ لے رہی ہے۔ نئی سبزی منڈی کا منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچنے پر خاطر خواہ آمدنی متوقع ہے۔ مارکیٹ کمیٹی کے پاس اتنی رقم ہو گی کہ وہ غلہ منڈی کے منصوبے کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکے گی اور غلہ منڈی سے بھی مارکیٹ کمیٹی کو خاطر خواہ آمدنی کی توقع ہے۔ غلہ منڈی سٹیک ہولڈرز کی ناپسندیدہ جگہ نہ ہے۔ انجمن آڑھتیان غلہ منڈی کی واضح اکثریت نے اس جگہ کو بہترین قرار دیا ہے اور وہاں پر جانے کو تیار ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے جز (ب) میں پوچھا تھا کہ غلہ منڈی کی منتقلی کے لئے محکمہ میں کیا پیمانہ یا یارڈ سٹک مقرر کیا گیا ہے لیکن جو اس کا جواب دیا گیا ہے اس کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جواب یہ ہے کہ گورنمنٹ پنجاب نے صوبے کے لئے الاٹمنٹ کمیٹی بروئے آرڈر نمبر Dir(FB)104/G مورخہ 21- جون 2008 بنا رکھی ہے جس کے کنوینئر متعلقہ ضلع کے ڈی سی او صاحب ہوتے ہیں۔ جن کی زیر نگرانی الاٹمنٹ ہو گی جس میں 60 فیصد پلاٹ پہلے سے کام کرنے والے کمیشن ایجنٹس کو دیئے جائیں گے۔ یہ تو غلہ منڈی بننے کے بعد کی بات ہے۔ میں نے تو پوچھا ہے کہ کن وجوہات کی بناء پر ایک نئی منڈی کے قیام کا فیصلہ ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! نئی منڈیاں کیوں بناتے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ تو بڑی سادہ سی بات ہے معزز ممبر کو بھی پتا ہو گا کہ جو منڈیاں شہر کے اندر آ جاتی ہیں، جگہ congested ہو جاتی ہے، ٹریفک کے مسائل ہوتے ہیں کسان کو

پلیٹ فارم میسر نہیں ہوتا تو ان purposes کو مد نظر رکھتے ہوئے اور کسان کو facilitate کرنے کے لئے حکومت پنجاب منڈیاں شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور کر بھی رہی ہے۔ جیسے مذکورہ منڈی جو انہوں نے فرمائی ہے اس کے لئے بھی یہی yardstick رکھی گئی ہے۔ وہاں کے ایم این اے نے آڑھتیوں کی موجودگی میں پبلک فورم پر اس کی ڈیمانڈ کی تھی اور اس ڈیمانڈ کو مد نظر رکھتے ہوئے اس منڈی کو شہر سے باہر منتقل کر رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب میں بتایا گیا ہے کہ غلہ منڈی میں 127 دکانیں آڑھتیوں کے پاس ہیں۔ میں عرض کرتا ہوں کہ ان میں بمشکل تیس دکانوں پر آڑھت کا کام ہے باقی وہاں منڈی میں آڑھت یا جنس کا کوئی کام ہی نہیں ہے۔ اگر اس جواب کو درست مان لیا جائے پھر تو منڈی باہر منتقل کرنے کا کوئی جواز بنتا ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کی ملکیتی دکانیں ہیں وہ جو بھی کریں محکمے کو کیا اعتراض ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! منڈی کے اندر جو ملکیتی دکانیں ہوں گی وہ bound ہیں کہ وہ وہاں صرف منڈی سے متعلقہ اجناس کا کام کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کیا وہ bound ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اگر معزز ممبر تحریری شکایت لکھ کر مجھے دے دیں تو ڈیپارٹمنٹ اس پر action لے گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! انہوں نے یہ بتایا ہے کہ 79 کنال 7 مرلے رقبہ تجویز کیا گیا ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو رقبہ منڈی کو دیا جاتا ہے کیا وہ قیمتاً ملتا ہے یا وہ مفت ٹرانسفر ہوتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ویسے تو دو تین different parameters ہیں لیکن جو مذکورہ منڈی کی بات ہو رہی ہے اور جس رقبے کی بات ہو رہی ہے یہ قیمتاً لے رہے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جو میں نے پہلے بات کی تھی کہ یہ غلہ منڈی 2 کروڑ 86 لاکھ روپے کی پہلے ہی مقروض ہے انہوں نے بورڈ سے قرض لے کر یہ منڈی بنائی ہے۔ کیا اس کے پاس وسائل موجود ہیں کہ جو منڈی پہلے سود ادا کر رہی ہے کیا وہ نئی منڈی کے قیام کے لئے پیسے کہاں سے generate ہوں گے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر کی یہ بات بالکل صحیح ہے کہ منڈی مقروض ہےاور دو فیصد کے حساب سے اس پر سود بھی دے رہی ہے لیکن یہ بھی ان کے علم میں ہو گا کہ سبزی منڈی باہر منتقل ہوئی ہے، سبزی منڈی کی دکانوں کی allotment almost complete ہو چکی ہے اس سے جو profit ہو گا، جو earning ہو گی اسی سے غلہ منڈی بنائی جائے گی اور محکمے سے مزید کوئی پیسے نہیں لئے جائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں اس کی طرف ہی آ رہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب امجد علی جاوید: جی، ٹھیک ہے۔ جب کسی منڈی کے قیام کا فیصلہ ہوتا ہے تو محکمہ کے ذمہ دار اس کا نوٹیفکیشن کرنے سے پہلے اس کے لئے سلیکٹ کی گئی سائٹ دیکھتے ہیں کہ کیا یہ موزوں ہے۔ مذکورہ منڈی کے لئے جو سائٹ مختص کی گئی ہے اس کو روڈ سے کوئی راستہ نہیں ہے۔ تو کیا جنس نے وہاں ہیلی کاپٹر یا جہازوں سے آنا ہے؟ یہ اتنا بڑا lacuna ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لکھ کر دے دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں دو مرتبہ لکھ کر دے چکا ہوں، میں ڈی سی او اور محکمے کو بھی لکھ کر دے چکا ہوں لیکن وہ اس پر کام نہیں کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لکھ کر منسٹر صاحب کو دے دیں۔ اگلا سوال بھی جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر 6456 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل گوجرہ میں قائم زرعی فارم سے متعلقہ تفصیل

*6456: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام کتنے فارم ہیں؟

(ب) تحصیل گوجرہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام فارم کا کل رقبہ کتنا ہے اور کن مقاصد کے لئے استعمال ہو رہا ہے؟

(ج) کیا مذکورہ بالا فارم کا تمام رقبہ محکمہ خود کاشت کرواتا ہے یا پٹہ پر دیا ہوا ہے اگر ایسا ہے تو کتنا رقبہ محکمہ کے پاس ہے اور کتنا پٹہ پر دیا ہوا ہے اور تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(د) مذکورہ بالا فارم کے پٹہ داروں کی تفصیلات مع ان کی پٹہ کی مدت اور حاصل کرنے کا سال بیان فرمائیں؟

(ہ) اس فارم کا سال13-2012اور سال14-2013 کا سالانہ بجٹ کتنا تھا آمدن اور اخراجات کی مدوار تفصیلات فراہم کریں؟

(و) اس فارم پر تعینات ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈ، عرصہ تعیناتی کی تفصیلات ایوان میں فراہم کی جائیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں محکمہ زراعت کا صرف ایک فارم گورنمنٹ سیڈ فارم چک نمبر 357 ج،ب کالودہی تحصیل گوجرہ میں ہے۔

(ب) مذکورہ فارم کا کل رقبہ 273 ایکڑ3 کنال10 مرلہ ہے۔اس رقبہ میں فصلات کی نئی اقسام کی کاشت کی جاتی ہیں اور زمینداروں کی سہولت کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن کو فصلات کا بیج فروخت کیا جاتا ہے۔

(ج) مذکورہ بالا فارم کا92 ایکڑ ایک کنال13 مرلہ رقبہ محکمہ خود کاشت کرتا ہے جبکہ 175 ایکڑ دو کنال پانچ مرلہ رقبہ پٹہ پر دیا ہوا ہے۔

(د) گورنمنٹ سیڈ فارم گوجرہ 1947 سے آباد ہے۔ گورنمنٹ سیڈ فارم گوجرہ پر 13 عدد پٹہ داران کام کر رہے ہیں اور ان تمام پٹہ داران کو12 ایکڑ کے حساب سے رقبہ پٹہ پر دیا ہوا ہے اور پٹہ کی ہر سال منظوری دی جاتی ہے۔پٹہ داران کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1۔	محمود احمد ولد محمد بخش	2۔	امجد علی ولد محمد یعقوب
3۔	بشیر احمد ولد فتح محمد	4۔	صابر علی ولد امانت علی
5۔	امجد علی ولد نور محمد	6۔	محمد اصغر ولد بشیر محمد
7۔	محمد حسین ولد جھنڈا	8۔	محمد عمران ولد غلام رسول
9۔	محمد افضل ولد محمد خان	10۔	محمد ابراہیم

11- محمد شریف ولد احمد خان 12- منان یوسف ولد محمد یوسف
13- رحمت مسیح ولد لال مسیح

یہ تمام پٹہ داران چک نمبر357ج-ب کالودہی تحصیل گوجرہ کے رہائشی ہیں۔

(ہ) گورنمنٹ سیڈ فارم گوجرہ کی مذکورہ سالوں کی بجٹ، آمدن اور اخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	بجٹ	خرچ	آمدن
2012-13	31لاکھ70روپے	29لاکھ94ہزار3روپے	59لاکھ39ہزار624روپے
2013-14	31لاکھ70روپے	26لاکھ61ہزارروپے	87لاکھ54ہزار924روپے

مدوار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) گورنمنٹ سیڈ فارم گوجرہ میں تعینات ملازمین کی کل تعداد6ہے۔ عہدہ، گریڈ عرصہ تعیناتی کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز(ب اور ج) میں کہا گیا ہے کہ مذکورہ فارم کا کل رقبہ 273ایکڑ3کنال10مرلے ہے۔92ایکڑ ایک کنال13مرلے رقبہ محکمہ خود کاشت کرتا ہے جبکہ 175ایکڑ 2کنال5مرلے رقبہ پٹہ پر دیا ہوا ہے اور جز(د) میں یہ بتایا گیا ہے کہ 12ایکڑ کے حساب سے رقبہ پٹہ پر دیا گیا ہے،13 پٹے دار ہیں۔ اگر اس جواب کو درست مان لیا جائے تو13 پٹے داروں کا رقبہ 156ایکڑ بنتا ہے اور باقی19ایکڑ رقبہ کہاں ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ پٹہ ساڑھے بارہ ایکڑ کے حساب سے دیا گیا ہے اس میں تھوڑا سا plus minus ہو سکتا ہے کسی کو ½12 ایکڑ ہو سکتا ہے کسی کو13 ایکڑ ہو سکتا ہے لیکن ہم نے ½12 ایکڑ کی average کا parameter رکھا ہوا ہے۔ کسی کے پاس13 ایکڑ بھی ہو سکتا ہے اور کسی کے پاس ½13 ایکڑ بھی ہو سکتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! پھر جواب میں لکھ دینا چاہئے تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں آئندہ لکھ دیں گے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ ریکارڈ مرتب ہو رہا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) میں ہے کہ اس رقبہ میں فصلات کی نئی اقسام کاشت کی جاتی ہیں اور زمینداروں کی سہولت کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن کو فصلات کا بیج فروخت کیا جاتا ہے۔ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ پچھلے دو سالوں کے اندر کون سی نئی اقسام یہاں کاشت کی گئی ہیں جو پہلے نہیں تھیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ وہی عام روٹین کی فصلات ہیں لیکن اس کی جو نئی ورائٹی آتی ہے ہم اسے ان فارمز پر multiply کر کے اس کا environment بھی ساتھ دیکھتے ہیں کہ کیسے re-act کرتی ہے اور اس پر environment کے کیا اثرات ہوتے ہیں۔ ہم seed کے لئے trial کرتے ہیں، کوئی نئی فصل نہیں بلکہ نئی ورائٹیز ہوتی ہیں جن کو trial کرتے ہیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے یہی پوچھا ہے، ظاہر ہے ہر ورائٹی کا ایک نام ہوتا ہے تو وہ کون سی نئی ورائٹیز ہیں جو پچھلے دو سالوں میں یہاں بوئی گئی ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کون سی نئی varieties وہاں پر بوئی گئی ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں پتا کر کے معزز ممبر کو بتا دوں گا کیونکہ میرے پاس اس وقت varieties کے نام نہیں ہیں۔ اس وقت میرے پاس ٹیکنیکل detail اور فصلوں کے نام موجود ہیں لیکن وہاں پر کون کون سی varieties کا trial کیا گیا ہے یہ تفصیل نہیں ہے۔ میں یہ تفصیل حاصل کر کے اپنے محترم بھائی کو بتا دوں گا۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جواب کے جز (د) میں کہا گیا ہے کہ گورنمنٹ سیڈ فارم گوجرہ 1947 سے آباد ہے اور ہر سال پٹہ کی منظوری دی جاتی ہے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا 1947 سے وہی پٹہ دار یہاں پر موجود ہیں، اگر ان میں سے کچھ لوگ فوت ہو گئے ہیں تو کیا یہ پٹہ ان کی اولاد کو منتقل ہوا اور کیا منتقلی کا قانون موجود ہے یا نئے سرے سے نیلامی کی جاتی ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!پٹہ دار اور مزارعین کے rules میں ایک ہی فرق ہے کہ پٹہ ہر سال renew ہوتا ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ اگر پہلے پٹہ دار فوت ہو گئے ہوں اور ان کے بیٹے یا کسی عزیز واقارب کے نام پٹہ renew ہوا ہو یعنی پٹہ renew ہو سکتا ہے لیکن نیلام نہیں ہوتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اگلا سوال میاں طاہر کا ہے۔

میاں طاہر:جناب سپیکر!سوال نمبر 6585 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

تحصیل فیصل آباد:سبزی، فروٹ وغلہ منڈیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6585:میاں طاہر:کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فیصل آباد میں محکمہ زراعت کی کتنی مارکیٹ کمیٹیاں، سبزی وفروٹ منڈیاں اور غلہ منڈیاں کہاں کہاں قائم ہیں؟

(ب) ان کی سال15-2014اور14-2013 کی آمدن کتنی ہے اور ان کی آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں؟

(ج) ان میں کتنی دکانیں ہیں، کتنی سرکاری ہیں اور کتنی غیر سرکاری ہیں، یہ دکانیں کرایہ پر دی ہوئی ہیں یا دیگر کسی استعمال میں ہیں؟

(د) ان مارکیٹوں کی صفائی اور دیکھ بھال کے لئے کتنے ملازمین تعینات ہیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) تحصیل فیصل آباد میں ایک مارکیٹ کمیٹی واقع ڈجکوٹ روڈ فیصل آباد کام کر رہی ہے جس کے زیر انتظام دو سبزی وفروٹ منڈیاں، ایک غلہ منڈی اور ایک فیڈر مارکیٹ کام کر رہی ہے۔

1- جدید سبزی وفروٹ منڈی، چک نمبر245ر ب، سدھار جھنگ روڈ، فیصل آباد

2- سبزی وفروٹ منڈی، غلام محمد آباد، فیصل آباد

3- نئی غلہ منڈی، ڈجکوٹ روڈ، فیصل آباد

4- فیڈر مارکیٹ، واقع اڈا ڈجکوٹ، سمندری روڈ، فیصل آباد

نوٹ: فیڈر مارکیٹ ایک ایسی مارکیٹ ہوتی ہے جہاں پر زمیندار اپنی اجناس لاتے ہیں اور وہاں سے دیگر منڈیوں کو سپلائی (فیڈ) کی جاتی ہیں۔

(ب) مارکیٹ کمیٹی کی آمدن برائے سال14۔2013 مبلغ6کروڑ70لاکھ85ہزار269روپے اور مالی سال15۔2014 مبلغ6کروڑ47لاکھ48ہزار97روپے وصول ہوئی۔

مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کے ذرائع آمدن میں مارکیٹ فیس، لائسنس فیس، نیلامی پلاٹ اور کرایہ دکانات شامل ہیں۔

(ج) غلہ منڈی ڈجکوٹ روڈ

غلہ منڈی ڈجکوٹ روڈ میں 248 بڑی دکانات ہیں جو کہ کمیشن ایجنٹس حضرات کو الاٹ شدہ ہیں اور 78 عدد چھوٹی دکانات (کیبن) ہیں جو کہ پھڑیہ حضرات کو الاٹ شدہ ہیں اور منڈی کے گڈز خانہ جات کے ساتھ 75 عدد دکانات مارکیٹ کمیٹی کی ملکیتی ہیں جو کہ بذریعہ نیلام عام کرایہ پر دی گئی ہیں۔

سبزی و فروٹ منڈی، جھنگ روڈ

سبزی و فروٹ منڈی جھنگ روڈ میں کل 280 دکانات ہیں جو کہ تمام کمیشن ایجنٹ کو الاٹ شدہ ہیں۔ ان کے علاوہ 4 عدد پلاٹ بنک / ریسٹورنٹ کے لئے مختص ہیں جو کہ بذریعہ نیلام عام کرایہ پر دیئے ہوئے ہیں۔

سبزی و فروٹ منڈی، غلام محمد آباد

سبزی و فروٹ منڈی غلام محمد آباد میں کل 119 عدد دکانات برائے کمیشن ایجنٹ اور 129 چھوٹی دکانات (کیبن) ہیں جو کہ کمیشن ایجنٹس اور کاروباری حضرات کو الاٹ شدہ ہیں۔

(د) مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کے زیر انتظام سبزی و فروٹ منڈی و غلہ منڈیوں کے ٹھیکہ صفائی حکومت پنجاب محکمہ زراعت (مارکیٹنگ) کی تشکیل شدہ نیلام کمیٹی کے ذریعہ نیلام کر رکھے ہیں۔

منڈیوں میں دیگر انتظامات کے لئے سبزی منڈی سدھار میں بارہ اہلکار، سبزی و فروٹ منڈی غلام محمد آباد میں سات اہلکار اور غلہ مندی ڈجکوٹ روڈ میں دس اہلکار تعینات ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (ب) میں یہ پوچھا گیا ہے کہ ان کی سال 14-2013 اور 15-2014 کی آمدن کتنی ہے اور ان کی آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں؟ میں منسٹر صاحب سے آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہوں گا کہ سال 14-2013 اور 15-2014 میں جو رقم اکٹھی ہوئی تھی وہ کس مقصد کے لئے استعمال کی گئی ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! مارکیٹ کمیٹیاں Autonomous Bodies ہیں اور یہ اپنے اخراجات خود برداشت کرتی ہیں۔ یہ اپنے profit کا دس فیصد پراونشل فنڈ بورڈ میں بھی جمع کرواتی ہیں۔ مارکیٹ کمیٹیاں اپنے روزمرہ کے اخراجات، دفتر کی maintenance، گاڑی، ٹیلیفون، منڈیوں میں ترقیاتی کام، سڑکوں کا بنانا اور پانی کی سپلائی جیسے معاملات پر ہونے والے اخراجات اپنی اسی آمدن میں سے کرتی ہیں۔ حکومت ان کو علیحدہ سے کوئی فنڈز نہیں دیتی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال میں یہ پوچھا ہے کہ ان کی سال 14-2013 اور 15-2014 کی آمدن کتنی ہے اور ان کی آمدن کے ذرائع کیا کیا ہیں اور میں نے اپنے ضمنی سوال میں یہ پوچھا ہے کہ یہ آمدن کس چیز پر خرچ کی گئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں طاہر صاحب! منسٹر صاحب نے اس کا جواب دے دیا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جواب میں یہ کہا گیا ہے کہ مارکیٹ کمیٹی نے ساری دکانیں لوگوں کو handover کر دی ہیں جبکہ میری رپورٹ کے مطابق وہاں پر کچھ دکانوں کے بارے میں litigation چل رہی ہے۔ منسٹر صاحب ذرا اس کی وضاحت فرمادیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر تحریری طور پر اس کی نشاندہی کر دیں، ان دکانوں کو identify کر دیں تو ان کے بارے میں انفارمیشن لے لیتے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! تحریری طور پر identify کرنا مناسب نہیں کیونکہ یہ میرا حلقہ ہے اور ہم نے الیکشن لڑنا ہوتا ہے۔

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ میرے ساتھ زبانی بات کر لیں۔ معزز ممبر مجھے میرے چیمبر میں مل کر یہ ساری بات زبانی بتادیں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر ایکشن لیا جائے گا۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! کیا حکومت غلہ منڈی سے باہر والی سڑک کو مارکیٹ کمیٹی کی آمدن سے تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اگر یہ سڑک مارکیٹ کمیٹی کے domain میں آتی ہے تو پھر انشاء اللہ تعالیٰ ضرور تعمیر کروائی جائے گی۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! غلہ منڈی کی یہ سڑک بالکل مارکیٹ کمیٹی کے domain میں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس سڑک کی تعمیر کو ensure کریں۔ اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک، (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ ملک صاحب! امید ہے کہ آج آپ جواب سے مطمئن ہوں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! اگر آپ مطمئن ہیں تو پھر ٹھیک ہے ہم تو پیچھے امام کے اللہ اکبر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! میں تو آپ کے لئے دُعا گو ہوں۔ اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! سوال نمبر 6942 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرٹیفائیڈ سیڈ کی خرید و فروخت اور ریٹس سے متعلقہ تفصیلات

*6942: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے سرٹیفائیڈ سیڈ بمطابق سرکاری نرخ 1300 روپے فی 40 کلو گرام کے حساب سے خرید ا اور اگر مزید اس پر کوئی اخراجات ہوئے ہیں تو اس کی تفصیل نیز سیڈ پر فی من کتنی لاگت آئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے زمینداران/کاشتکاران کے لئے 2014-15 میں -/1840 روپے فی 40 کلو گرام کے حساب سے فروخت کا ریٹ مقرر کیا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ کی ناقص پالیسیوں کی بدولت ضلع ساہیوال میں ایک لاکھ تھیلا جبکہ جھنگ، خانیوال، رحیم یار خان و دیگر سٹورز سے بھی کثیر تعداد میں سرکاری سیڈ فروخت نہ ہو سکا؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ باقی ماندہ سیڈ کو بالترتیب -/1276، -/1235 اور -/1230 روپے میں اربن مارکیٹ میں فروخت کیا گیا۔ جس سے گورنمنٹ کو کروڑوں روپے کا نقصان برداشت کرنا پڑا؟

(ہ) کیا حکومت پنجاب سیڈ کارپوریشن کو پنجاب کے دیگر اداروں جیسا کہ PHATA کی طرز پر بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کسانوں اور کاشتکاروں کو کم سے کم ریٹ پر سیڈ کی فراہمی یقینی بنائی جا سکے اور اس پر اخراجات کی لاگت بھی کم سے کم آئے؟

(و) کیا حکومت اس بات کا بھی ارادہ رکھتی ہے کہ ہر ضلع لیول پر سیڈ کی بہتر فروخت اور زمینداران/کاشتکاران کو بہتر و بروقت سہولیات کی فراہمی کے لئے محکمہ خوراک کی طرز پر وہاں کے عوامی نمائندوں کو بھی شامل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تاکہ کسانوں کا استحصال کم سے کم ہو سکے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) پنجاب سیڈ کارپوریشن کسانوں کو سستا اور معیاری سیڈ فراہم کرنے والا پنجاب کا واحد سرکاری ادارہ ہے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن کسان سے گندم حکومت کے مقرر کردہ نرخوں پر خرید کرتی ہے جو کہ سال 13-2012 میں -/1200 روپے فی 40 کلو گرام تھا اور سال 14-2013 میں -/1300 روپے فی 40 کلو گرام تھا۔

علاوہ ازیں پنجاب سیڈ کارپوریشن قیمت خرید سے اوپر کسان کو نقد premium بھی ادا کرتی ہے جو کہ زیادہ سے زیادہ -/50 روپے فی 40 کلو گرام ہوتا ہے۔ نیز کسان کے کھیت سے پنجاب سیڈ کارپوریشن سیڈ پلانٹ تک منتقل کرنے کے جملہ اخراجات مشتمل خرچہ باردانہ، بھرائی، تولائی، سلائی، لوڈنگ، اَن لوڈنگ وغیرہ بھی کسان کے behalf پر پنجاب سیڈ کارپوریشن برداشت کرتی ہے۔ اس طرح پنجاب سیڈ کارپوریشن سرکاری مقررہ کردہ نرخ سے 100 سے 150 روپے فی 40 کلو گرام زیادہ برداشت کرتی ہے اس سے کسان کو زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

(ب) گندم کے سیڈ کا ریٹ اس پر آنے والی لاگت بشمول سرکاری نرخ خرید اور دیگر اخراجات کی بنیاد پر ہر سال مقرر کیا جاتا ہے۔

سال 14-2013 میں نرخ -/2300 روپے فی تھیلا 50 کلو گرام تھے اور ربیع 15-2014 کے لئے مقرر کردہ نرخ بھی -/2300 روپے فی تھیلا 50 کلو گرام تھے۔

(ج) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے تیار کردہ سیڈ کی مانگ اس کا اعلیٰ معیار ہے تاہم سیڈ کی فروخت کا انحصار بے شمار مارکیٹ عوامل پر ہے جس میں کسان کی قوت خرید بہت اہم عنصر ہے۔ جس کی بناء پر پنجاب سیڈ کارپوریشن کا تیار کردہ گندم کا بیج سال 14-2013 مکمل طور پر فروخت نہ ہو سکا جو کہ کاروبار کا عمومی حصہ ہے۔

(د) حکومتی پالیسی کے مطابق پنجاب سیڈ کارپوریشن باقی ماندہ سیڈ گندم کو اوپن مارکیٹ میں بمطابق پیپرا رولز فروخت کرنے کی پابند ہے کیونکہ باقی ماندہ سیڈ اگلے سال کے لئے بطور سیڈ استعمال نہیں ہو سکتا لہٰذا پنجاب سیڈ کارپوریشن نے بمطابق حکومتی پالیسی باقی ماندہ سیڈ گندم بذریعہ ٹینڈر پیپرا رولز فروخت کیا جو کہ مختلف پنجاب سیڈ کارپوریشن سنٹرز پر ٹینڈر میں موصول شدہ ریٹ پر فروخت کیا گیا۔

(ہ) پنجاب سیڈ کارپوریشن پہلے ہی زمینداروں کو مارکیٹ سے کم ریٹ پر اعلیٰ کوالٹی کا سیڈ مہیا کر رہی ہے لہٰذا ایسی کوئی تجویز زیر غور نہ ہے۔

(و) پنجاب سیڈ کارپوریشن کے تمام سنٹرز پر مقامی نمائندے رجسٹرڈ کاشتکار ہیں اور پنجاب سیڈ کارپوریشن ان کے تعاون اور تجاویز کے ساتھ کام کر رہی ہے۔صوبائی سطح پر بھی پنجاب سیڈ کارپوریشن بورڈ میں عوامی اور زمینداروں کے نمائندے شامل ہیں جو کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن پالیسیوں کو کنٹرول کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ سوال اور اس کے جواب کی طرف مبذول کروانا چاہتا ہوں۔جب ہم سوال سے تھوڑا ہٹ کر کوئی ضمنی سوال کرتے ہیں تو آپ فوراً فرما دیتے ہیں کہ سوال تک محدود رہیں۔میں نے اپنے سوال کے جز (الف) میں پوچھا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن نے سرٹیفائیڈ سیڈ بمطابق سرکاری نرخ -/1300 روپے فی 40 کلو گرام کے حساب سے خریدا اور اگر اس پر مزید کوئی اخراجات ہوئے ہیں تو اس کی تفصیل نیز یہ بتایا جائے کہ سیڈ پر فی من کتنی لاگت آئی ہے؟ یہ ایک specific سوال تھا۔اس کا جواب دیا گیا ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن کسانوں کو سستا اور معیاری سیڈ فراہم کرنے والا پنجاب کا واحد سرکاری ادارہ ہے۔پنجاب سیڈ کارپوریشن کسان سے گندم حکومت کے مقرر کردہ نرخوں پر خرید کرتی ہے جو کہ سال 13-2012 میں -/1200 روپے فی 40 کلو گرام تھا اور سال 14-2013 میں -/1300 روپے فی 40 کلو گرام تھا۔میں نے اپنے سوال میں سال 13-2012 کے حوالے سے پوچھا ہی نہیں۔اب منسٹر صاحب مجھے بتا دیں کہ اس پر مزید کتنے اخراجات ہوئے ہیں اور فی من کے حساب سے سیڈ کارپوریشن کی اس پر کتنی لاگت آئی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں اضافی معلومات دینے پر معزز ممبر سے معذرت چاہتا ہوں۔ جواب میں بڑا واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن جب اپنے رجسٹرڈ grower یا کسی سے بھی سیڈ خریدتی ہے تو اسے دو تین طرح کے incentives دیتی ہے۔ سب سے پہلے سیڈ کارپوریشن اس grower کو premium دیتی ہے جو کہ 50 سے لے کر 100 روپے فی من تک ہوتا ہے۔ اسی طرح اس کی loading, lifting اور باردانہ کے اخراجات پنجاب سیڈ کارپوریشن برداشت کرتی ہے۔ اس کے علاوہ بیج تیار کرنے کے لئے گندم کی processing ہوتی ہے جس میں 20 فیصد گندم ضائع ہو جاتی ہے وہ بھی محکمہ برداشت کرتا ہے۔ اس کے بعد اس سیڈ کی fumigation ہوتی ہے اور پھر اس کو سٹور کرنے کے انتظامات کئے جاتے ہیں۔ اگلا سیزن آنے تک اس سیڈ کو سٹور کیا جاتا ہے یعنی چھ سات ماہ تک اس بیج کو سیڈ کارپوریشن سٹور کرنے کے انتظامات کرتی ہے۔ بیج کی تیاری کے سلسلے میں یہ سارے اخراجات سیڈ کارپوریشن خود برداشت کرتی ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بڑے معاملہ فہم، زیرک اور سمجھ دار انسان ہیں اور ایوان کی کارروائی میں بڑی دلچسپی لیتے ہیں جس پر ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ سوال کے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ محکمہ کی ناقص پالیسیوں کی بدولت ضلع ساہیوال میں ایک لاکھ تھیلے جبکہ جھنگ، خانیوال، رحیم یار خان اور دیگر سٹورز سے بھی کثیر تعداد میں سرکاری سیڈ فروخت نہ ہو سکا؟ اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ پنجاب سیڈ کارپوریشن کے تیار کردہ سیڈ کی مانگ اس کا اعلیٰ معیار ہے تاہم سیڈ کی فروخت کا انحصار بے شمار مارکیٹ عوامل پر ہے جس میں کسان کی قوت خرید بہت اہم عنصر ہے۔

جناب سپیکر! کسان یہ سیڈ کیسے خریدے گا اور کہاں سے لے گا؟ کسان تو مقروض ہو چکا ہے اور اس کی کوئی فصل فروخت نہیں ہوتی۔ اس سوال کا جواب دینا تھا تو پہلے منسٹر صاحب محکمہ سے یہ پوچھتے کہ سیڈ کارپوریشن کے پاس جو demand تھی کیا اسی کے مطابق سیڈ بھیجا گیا ہے اگر یہ سیڈ کے تھیلے demand کے مطابق بھیجے گئے تھے تو پھر فروخت کیوں نہیں ہوئے؟ منسٹر صاحب ان محرکات کی تفصیل بتاتے کہ گندم سے پہلے مونجی فروخت نہیں ہو سکی اس لئے کسان یہ سیڈ نہیں خرید سکا۔ گنّے کے کاشتکار کو آج تک پیسے نہیں مل سکے اس لئے سیڈ فروخت نہیں ہو سکا۔ آلو کی فصل کا کوئی پُرسان حال نہیں۔ کاشتکار تو اپنی فصلیں اُٹھا کر سڑکوں پر پھر رہے ہیں۔ منسٹر صاحب اگر یہ عوامل بتاتے تو پھر جواب صحیح ہوتا۔ وہ کون سے مارکیٹ عوامل ہیں جن کا ذکر منسٹر صاحب فرما رہے ہیں ذرا مہربانی کر کے ان کی وضاحت فرما دیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ کا ضمنی سوال کیا ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! منسٹر صاحب بتائیں کہ وہ market forces کون سی ہیں اور وہ مارکیٹ عوامل کون سے ہیں جن کی وجہ سے پنجاب سیڈ کارپوریشن کا تیار کردہ گندم کا بیج مکمل طور پر فروخت نہ ہو سکا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر نے کسان بھائیوں کی جن مشکلات کا یہاں ذکر کیا ہے میں اُن سے سو فیصد اتفاق کرتا ہوں اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے۔ مذکورہ سال جس کا ذکر کیا گیا ہے اس میں 70 فیصد seed sale ہوا ہے۔ میں نے سیڈ کارپوریشن کی پچھلے دس سالوں کی ایک figure لی ہے، 12-2011 میں 22 فیصد seed sale ہوا تھا۔ پچھلے سال 70 فیصد seed sale ہوا تھا اس سال حکومت کی مثبت پالیسی کہہ لیں یا ہم نے اس سال کسانوں کو پانچ پانچ ہزار روپے دے کر کسانوں کو جو facilitate کیا ہے، وہ کہہ لیں یا حکومت پنجاب نے fertilizer پر جو 20 بلین روپے کی سبسڈی دی ہے وہ کہہ لیں اس سال 100 فیصد seed sale ہوا ہے۔ جہاں تک سیڈ کارپوریشن کی credibility کا ذکر ہے تو میں اُس کی credibility کے لئے صرف ایک مثال دے دوں گا کہ خیبر پختونخوا حکومت نے پنجاب سیڈ کارپوریشن سے 4 لاکھ تھیلا خریدا ہے Rather than making their own seed by their own Seed Corporation انہوں نے پنجاب سیڈ کارپوریشن کے معیار پر trust کیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! معزز وزیر نے مہربانی فرمائی ہے کہ یہ detail بتائی کہ comparative کیا ہے کہ اگر 2011 میں پنجاب سیڈ کارپوریشن کا جو seed sale ہوا تھا اُس کے اندر 40 فیصد increase ہے اور یہی میرا سوال تھا کہ اگر 2011 سے 13-2012 کے اندر پنجاب سیڈ کارپوریشن کا گندم کے سیڈ کو بیچنے میں 40 فیصد increase تھا تو وزیر موصوف نے اپنے جواب کے جز (ج) میں فرمایا کہ وہ عوامل جن کی بنیاد پر اُس سال سیڈ نہیں خریدا گیا۔

جناب سپیکر! ہماری صرف یہ گزارش ہے کہ سیڈ کارپوریشن کا کتنا سیڈ کاشتکار نے لیا۔ آپ دیکھیں کہ sugarcane growing areas بالکل ختم ہو رہے ہیں، یہی حال potato crop

کے ساتھ تھا، آپ کی گندم پہلے ہی surplus پڑی ہے، کاشتکار کی تذلیل کا سلسلہ جاری ہے اُس کی گندم کی بوری لینے سے لے کر اُس کو سٹور تک پہنچانے اور پیسے وصول کرنے تک۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ مہربانی کر کے اپنا ضمنی سوال کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کے پاس بھی کسان کا مینڈیٹ ہے I am very relevant, if I am not irrelevant... میرا سوال تھوڑا سا لمبا ہے میں کوئی تقریر نہیں کر رہا۔ میری صرف یہ گزارش ہے کہ کسان کی یہ گھُٹی میں پڑا ہے کہ اُس نے باردانہ لینا ہے تب پٹواری کے دفتر کی ذلالت۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک محمد احمد خان! اگر آپ سوال پر آ جائیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! وزیر موصوف بتائیں کہ وہ عوامل کون سے ہیں جن کی وجہ سے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر صاحب نے اس سوال کا 100 فیصد جواب دے دیا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔ نہیں، نہیں میں اس سوال کو dispose of کر چکا ہوں۔ (قطع کلامیاں)

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 7137 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: سیم و تھور سے متاثرہ اراضی و بحالی سے متعلقہ تفصیلات

*7137: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور ڈویژن میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی ہے اس متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کیا کوئی منصوبہ بنایا گیا ہے؟

(ب) گزشتہ تین سالوں میں کتنی سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا ہے؟

(ج) گزشتہ تین سال میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے پر کتنے اخراجات ہوئے اور ان اخراجات میں سے حکومت پنجاب نے کتنی رقم فراہم کی اور وفاقی حکومت نے کیا مالی تعاون کیا؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) سوائل سروے آف پنجاب 2014 کے مطابق لاہور ڈویژن میں 5 لاکھ 32 ہزار 942 ایکڑ اراضی سیم و تھور سے متاثرہ ہے جس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

ضلع	سیم و تھور سے متاثرہ رقبہ (ایکڑ)
لاہور	54ہزار 277
شیخوپورہ / ننکانہ صاحب	3لاکھ 66ہزار 411
قصور	1لاکھ 12ہزار 254
کل میزان	5لاکھ 32ہزار 942

محکمہ زراعت (ریسرچ ونگ) نے اس متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے 11 ہزار 300 زمینداروں اور کاشتکاروں کو مشاورت فراہم کی۔ اس سلسلہ میں ادارہ ہذا کا ذیلی ادارہ زرخیزی زمین و تجزیہ اراضی، لاہور پنجاب کی لاہور ڈویژن میں قائم لیبارٹریز میں مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا۔ جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

ضلع	تعداد نمونہ جات
لاہور	10,901
شیخوپورہ / ننکانہ صاحب	15,682
قصور	21,936
کل میزان	48,519

مزید برآں سال 15-2014 میں پنجاب کے ترقیاتی پروگرام کے تحت ضلع ننکانہ میں تجزیہ گاہ برائے اراضی و پانی قائم کی گئی۔

(ب) منصوبہ برائے سیم و کلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کی بحالی بائیو سیلائن-II کے تحت دو لاکھ ایکڑ سیم اور کلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کو قابل کاشت بنانا تھا۔ جبکہ تقریباً ایک لاکھ 79 ہزار 435 ایکڑ رقبہ قابل کاشت بنایا گیا۔

جنوبی پنجاب میں کلراٹھی (Salt affected soils) زمینوں کی بحالی کے لئے قائم کردہ سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان کے تحت 55 ایکڑ رقبہ پر نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔ اسی سٹیشن سے 14-2013 کے دوران حکومت پنجاب کی معاونت سے جپسم اور دیگر پیداواری مداخل فراہم کر کے جنوبی پنجاب کے پانچ اضلاع (بہاولنگر، ملتان، مظفر گڑھ،

لیہ اور رحیم یار خان) میں کاشتکاروں کے اشتراک سے 6.449 ملین روپے سے ایک ہزار ایکڑ رقبہ کی اصلاح کی گئی۔

(ج) پی سی ون کے مطابق منصوبہ برائے سیم و کلراٹھی (Water logged and salt affected soils) زمینوں کی بحالی بائیو سیلائن۔II 2007 تا 2012 میں مکمل کیا گیا۔ منصوبہ کا اصل بجٹ اس طرح سے تھا۔

کل بجٹ:	795.519 ملین
ترمیم شدہ بجٹ:	1056.504 ملین
منصوبہ پنجاب کا حصہ:	530.366 ملین (67%)
یو این ڈی پی:	265.153 ملین (33%)
ترمیم شدہ بجٹ میں پنجاب کا حصہ:	704.27 ملین (67%)
یو این ڈی پی کا حصہ:	352.13 ملین (33%)

جبکہ جنوبی پنجاب میں سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن رحیم یار خان کی پوری لاگت حکومت پنجاب نے مہیا کی جو کہ 33.34 ملین تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ انہوں نے جز (الف) کے اندر لاہور، شیخوپورہ، ننکانہ صاحب اور قصور کے حوالے سے analysis دیا ہوا ہے تو میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ انہوں نے اس پر کسانوں کو کیا advice کیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر نے لاہور ڈویژن کا سیم تھور سے متاثرہ اراضی کا area پوچھا تھا جو کہ Soil Survey of Pakistan 2014 کے مطابق 5 لاکھ 32 ہزار ایکڑز ہے تو اس land کو reclaim کرنے کے لئے Soil Fertility Department اس کے sample لیتا ہے اور اس کو دیکھتا ہے کہ اس میں کتنی solidity and soda city ہے، اُس میں پانی کا level کیا ہے، نائٹروجن کا level کیا ہے، فاسفورس کا level کیا ہے اور کسان کو accordingly مشورہ دیا جاتا ہے کہ اس میں فلاں crop tolerant ہے وہ لگائی جائے یا اُس کو یہ مشورہ دیا جاتا ہے کہ جپسم ڈالا جائے اور ہم سبسڈی پر بھی جپسم دیتے رہے ہیں اور میں اس forum پر بڑی خوشی سے یہ بتانا چاہوں

گا کہ next ADP میں ایک بہت بڑی رقم صرف اسی کے لئے رکھی جا رہی ہے کہ کسان کو بالکل مفت جپسم دے دیا جائے یا کوئی تھوڑی سی رقم وہ خود دے اور باقی رقم حکومت پنجاب دے۔ ہم اُس کو جپسم فراہم کریں گے تاکہ سیم اور تھور سے متاثرہ ساری زمین reclaim کی جاسکے تو میرے دوست کا سوال ہے کہ کتنی زمین reclaim کی جاچکی ہے تو next soil survey کی جب رپورٹ آئے گی تو اس میں exactly پتا چل سکے گا کہ لاہور ڈویژن میں کتنی زمین reclaim ہو سکی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ جب میں نے یہ سوال دیا تھا تو اُس سے پہلے یہ کام ہو رہا ہے کیونکہ وہ کہہ رہے ہیں کہ 5 لاکھ ایکڑ میں سے کوئی زمین ابھی تک reclaim نہیں کی جا سکی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ کوئی ایک، دو، تین، چار یا پانچ سال سے نہیں، جب سے یہ محکمہ بنا ہے تب سے یہ ongoing process ہے۔ میں نے یہ کہا ہے کہ جب اُس کا سروے ہوگا تب exact position پتا چل جائے گی کہ کتنی زمین reclaim کی گئی ہے۔ 2014 کے سروے کی رپورٹ میرے پاس ہے تو جب نئی رپورٹ آئے گی تو اُس میں یہ figure tally کی جائے گی کہ 5 لاکھ میں سے کتنا reclaim ہوا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 5 لاکھ میں سے جتنا reclaim ہوا ہے آپ کے پاس اُس کی figure نہیں ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! reclaim ہوا ہے لیکن اُس کی figure میرے پاس نہیں ہے کیونکہ جب تک soil survey complete نہیں ہوتا تب تک ہمارے پاس latest exact figure نہیں آئے گی۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ 2014 میں آخری سروے ہوا ہے اُس سروے تک ہم نے کتنی land reclaim کر لی تھی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر کا بڑا specific question تھا کہ لاہور ڈویژن میں سیم و تھور سے کتنی اراضی متاثر ہے؟ ہمارے پاس آخری سروے 2014 کا ہے تو ہم نے اُس سروے کے حساب سے بتایا ہے کہ 5 لاکھ 32 ہزار ایکڑ affected land ہے اور محکمہ نے متعلقہ کسانوں کو جو جو مشورے دیئے اور جو جو لیب ٹیسٹ کی سہولیات باہم پہنچائیں وہ بتا دیا۔ ہم نے زمین

reclaim کرنے کا جو process کیا ہے اُس کے through جتنی زمین reclaim ہوئی ہے تو جب تک نیا سروے نہیں آتا میں اُس کی exact figure نہیں بتا سکتا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! 2014 سے پہلے کوئی سروے نہیں ہوا تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! پہلے بھی سروے ہوا ہے کیونکہ ہر تین چار سال کے بعد سروے ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 7166 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں تمام سوالات مکمل ہو گئے ہیں۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

نارووال: منظور شدہ اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

1180: جناب منان خان: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) محکمہ زراعت ضلع نارووال میں کتنی اسامیاں منظور شدہ ہیں، تفصیل عہدہ اور گریڈ وار بتائیں؟

(ب) اس وقت کتنی اسامیاں خالی پڑی ہے؟

(ج) حلقہ پی پی۔134 میں کتنا عملہ کام کر رہا ہے ان کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں؟

(د) ان ملازمین نے سال 2013، 2014 اور 2015 میں اس حلقہ کے کاشتکاروں کو کیا کیا سہولیات اور خدمات فراہم کی ہیں؟

(ہ) اس حلقہ کے کاشتکاروں کو آئندہ کیا کیا سہولیات اور خدمات محکمہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) محکمہ زراعت ضلع نارووال میں منظور شدہ کل اسامیوں کی تعداد 395 ہے۔ عہدہ اور گریڈ کی شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ زراعت ضلع نارووال میں خالی شدہ اسامیوں کی کل تعداد 73 ہے۔ تفصیل جز (الف) کے کالم 4 پر درج ہے۔

(ج) حلقہ پی پی۔134 میں کل 95 افراد کا عملہ کام کر رہا ہے شعبہ وار تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) درج بالا سالوں میں محکمہ زراعت نے کاشتکاروں کو درج ذیل سہولیات فراہم کی ہیں:۔

- ❖ گندم اور چاول کی فصل کے نمائشی پلاٹ کاشت کروائے۔
- ❖ برجی اور دیواروں پر وال چاکنگ کے زمینداروں کو پیداواری ٹیکنالوجی سے روشناس کرایا۔
- ❖ منصوبہ "دالوں کی کاشت کا فروغ" کے تحت نمائشی پلاٹ کاشت کروائے اور زمینداروں کو رعایتی قیمت پر ڈرلیں تقسیم کیں۔
- ❖ میتھائل یوجینائل کے پھندوں کے ذریعے امرود کے باغات میں پھل کی مکھی کا کنٹرول کروایا۔
- ❖ سبزیوں کی کاشت بذریعہ ٹنل کا انعقاد اور لہسن کے نمائشی پلاٹ رعایتی قیمت پر لگوائے۔
- ❖ گھریلو پیمانے پر سبزیوں کی کاشت کے لئے بیج کے پیکٹ -/50 روپے فی پیکٹ تقسیم کئے۔
- ❖ گندم کے بیماریوں سے پاک بیج کی فراہمی کے لئے پنجاب کے ہر گاؤں میں ایک کاشتکار کو 200 کلو گرام صحت مند بیج فراہم کیا گیا تاکہ اس سے حاصل شدہ پیداوار گندم سے اگلے سال گاؤں کے دوسرے کاشتکاروں کو بطور بیج کی فراہمی کی جا سکے۔
- ❖ کچے کھال کی اصلاح کے لئے فنی معاونت۔
- ❖ پختہ کھالہ جات کی تعمیر کے لئے کھال کا سروے، ڈیزائن اور لاگت کے تخمینہ کی تیاری، نیز فنی معاونت اور فنڈز فراہم کرنا۔
- ❖ جدید نظام آبپاشی سپرنکلر / ڈرپ اریگیشن کی تنصیب۔
- ❖ ہمواری زمین کے لئے کسانوں کو سبسڈی پر لیزر لیولرز کی فراہمی۔
- ❖ ٹیوب ویل کے کھالہ جات (Irrigation Schemes) کی تکمیل۔
- ❖ 158 زمینداروں کو درج بالا سالوں میں 3 بلڈوزروں کے ذریعے 8785 گھنٹے کام کر کے 278 ایکڑ ناہموار رقبہ قابل کاشت بنانے کی سہولت فراہم کی گئی۔
- ❖ 12½ ایکڑ سے کم ملکیتی کاشتکاروں کے لئے -/560 روپے فی گھنٹہ ڈیزل محکمہ مہیا کرتا ہے۔
- ❖ 12½ ایکڑ زائد رقبہ کے حامل کاشتکاروں کے لئے 100 روپے فی گھنٹہ اور بلڈوزر کے لئے ڈیزل زمیندار خود فراہم کرتا ہے۔
- ❖ ضلع نارووال میں موجود 8 عدد بورنگ پلانٹ کے ذریعے درج بالا سالوں میں رعایتی نرخوں پر 677 ٹیوب ویل بور کئے گئے۔
- ❖ زیر زمین پانی کی مقدار، کوالٹی اور دستیابی معلوم کرنے کے لئے بذریعہ رزیزسٹیوٹی میٹر سہولت بھی مہیا کی جاتی ہے۔

- ❖ پلانٹ پروٹیکشن سروس کے ذریعے گندم، دھان و دیگر فصلات کی پیسٹ سکاؤٹنگ کی گئی۔
- ❖ کسانوں کو کیڑوں، بیماریوں کی پہچان اور زہروں کے صحیح طریقہ سپرے کی عملی تربیت دی گئی۔
- ❖ محکمہ زراعت میں رجسٹریشن کے لئے زرعی ادویات کے ڈیلروں کو کیڑوں، بیماریوں، دوست کیڑوں، پیسٹ سکاؤٹنگ کے طریقوں اور زرعی ادویات کی محفوظ ذخیرہ کاری و صحیح طریقہ استعمال کی تربیت دی گئی۔
- ❖ مارکیٹ کمیٹیوں نے محکمہ خوراک کے گندم خریداری مراکز پر کاشتکاروں کی سہولت کے لئے شامیانوں، کرسیوں اور پینے کے صاف پانی کا بندوبست کیا گیا جس پر نارووال میں 70 ہزار روپے، شکر گڑھ میں 98ہزار170 روپے اور بدوملہی میں 46ہزار490 روپے خرچ ہوئے۔

(ہ) محکمہ زراعت مذکورہ حلقہ میں کاشتکاروں کو آئندہ سال بھی درج بالا سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ علاوہ ازیں صوبہ بھر بشمول ضلع نارووال میں ہر یونین کونسل کی سطح پر 6ایکڑ تک کے مالک مزارع یا ٹھیکیدار اور ٹریکٹر کے مالک کاشتکار کو ڈسک ہیرو، روٹاویٹر، چزل ہل اور ربیج ڈرل 50 فیصد رعایت پر جبکہ کماد کے علاقوں میں یونین کونسل کی سطح پر شوگر کین رجر بھی رعایتی قیمت پر دیئے جائیں گے۔ اس کے علاوہ مارکیٹ کمیٹی کاشتکاروں کی سہولت کے لئے غلہ منڈی اور سبزی منڈی قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

ضلع چنیوٹ: حلقہ پی پی-73 میں کھالہ جات کی تفصیل

1283: الحاج محمد الیاس چنیوٹی: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ حلقہ پی پی-73 میں کھالہ جات کی کل تعداد سے آگاہ کریں؟

(ب) 2008 سے 2015 تک کتنے کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں اور کتنے کھالہ جات تاحال کچے ہیں؟

(ج) اگر کوئی کھالہ پختہ نہیں کیا گیا نیز اس سال کتنے کھال پختہ کرنے کا پروگرام ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع چنیوٹ میں پی پی-73 میں کل 70 کھالہ جات ہیں جن میں سے 66 کھالہ جات پختہ ہیں اور 4 کھالہ جات پختہ نہ ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) سال 2008 سے 2015 تک مذکورہ حلقہ کے 21 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سال16-2015 میں ضلع چنیوٹ، پی پی-73 میں مندرجہ ذیل 4 کھالہ جات کو پختہ کرنے کا ارادہ ہے مگر زمیندار اس کے لئے بالکل تیار نہ ہیں۔

سیریل نمبر	کھال نمبر	چک نمبر
1	26482/TR	12JB
2	5470/TL	حرسہ شیخ
3	5100/L	14JB
4	8638/TF	ٹبی دلمیر

رپورٹ

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امانت اللہ خان شادی خیل، مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔ جناب امانت اللہ خان شادی خیل!

نشان زدہ سوالات نمبر 14/3524، 14/3694، 15/4400 اور 14/3254 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب امانت اللہ خان شادی خیل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں۔

(1) Starred Question No. 3529/2014, 3690/2014 and 4400/2015 asked by Mr Amjad Ali Javed, MPA, PP-86 and

(2) Starred Question No. 3254/2014 asked by Ch. Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA, PP-188

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

(1) Starred Question No. 3529/2014, 3690/2014 and 4400/2015 asked by Mr. Amjad Ali Javed, MPA, PP-86 and

(2) Starred Question No. 3254/2014 asked by Ch. Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA, PP-188

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

(1) Starred Question No. 3529/2014, 3690/2014 and 4400/2015 asked by Mr. Amjad Ali Javed, MPA, PP-86 and

(2) Starred Question No. 3254/2014 asked by Ch. Iftikhar Hussain Chhachhar, MPA, PP-188

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کالونیز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں ایک ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شاہ صاحب!

پاکپتن میں غلہ منڈی کی تعمیر کا مسئلہ

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اپنے بڑے بھائی وزیر زراعت جو اس وقت موجود ہیں ان کی موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاکپتن میں غلہ منڈی کا ایک issue ہے اور کسانوں کو بڑی مشکلات کا سامنا ہے۔ اس کی اس وقت کیا progress ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ شاہ صاحب کو بلا کر ان کا معاملہ سن لیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! غلہ منڈی کا بالکل genuine مسئلہ ہے۔ اس فورم پر یہ معاملہ پہلے بھی discuss ہو چکا ہے۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے ایک کمیٹی بنائی تھی اس کمیٹی کا اجلاس پاکپتن میں ہوا ہے۔ ہم نے تمام فیصلوں کے متعلق لکھ کر وزیر اعلیٰ کے office بھجوا دیا ہے۔ اس پر جیسے ہی ادھر سے کوئی approval ہوتی ہے تو ان کی غلہ منڈی کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

جناب احمد شاہ کھگہ: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عباسی صاحب!

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے حکومت کی توجہ اس طرف دلانا چاہتا ہوں کہ پنجاب میں اسلحہ لائسنس پر کافی عرصہ سے پابندی ہے جبکہ باقی تینوں صوبوں، خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ میں ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔ پنجاب میں امن وامان کی جو صورتحال ہے، جس طرح غیر قانونی اسلحہ جرائم پیشہ لوگوں کے پاس ہے اور جس طرح وہ شہریوں کو لوٹ رہے ہیں۔ عام شہری اور شریف آدمی جو ٹیکس دیتا ہے اس پر پنجاب حکومت نے کافی عرصہ سے اسلحہ لائسنس حاصل کرنے پر پابندی لگائی ہوئی ہے۔ میری اس ایوان کے توسط سے درخواست ہے کہ جو شریف آدمی ٹیکس ادا کرتا ہے اگر وہ اپنی حفاظت کے لئے اسلحہ لائسنس تمام قانونی کارروائی مکمل کرنے کے بعد لینا چاہتا ہے تو اس پر پابندی لگانے کا کیا جواز ہے؟ میری گزارش ہے کہ یہ پابندی ختم کی جائے۔ اس کے علاوہ جب کرنل شجاع خانزادہ صاحب شہید ہوئے تھے تو اس ایوان میں ممبران کے لئے permits کی بات ہوئی تھی۔ اس پر سارا ایوان متفق تھا لیکن یکدم اسے ختم کر دیا گیا۔ میری یہ بھی گزارش ہے کہ ممبران صوبائی اسمبلی کو ان کے استحقاق کے مطابق اسلحہ لائسنس دیئے جائیں اور عام شہری پر جو پابندی لگائی گئی ہے اس سے بہت نقصان ہو رہا ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس پابندی کو فی الفور ختم کیا جائے اور عام شہریوں کو اسلحہ لائسنس حاصل کرنے کی اجازت دی جائے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک

استحقاق بھی محترمہ راحیلہ خادم حسین کی ہے۔۔۔موجود نہیں ہیں للہذا اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک ارشد صاحب!

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! 8-اپریل2016 پچھلے جمعۃ المبارک کو محکمہ تعمیرات و مواصلات کے سوالات تھے اور آپ نے حکم دیا تھا کہ تحریک التوائے کار لائی جائے معاملہ یہ تھا کہ میں نے قطب شہانہ پل کے بارے میں point out کیا تھا کہ اس کا نقشہ غلط بنا ہے۔ میں نے تحریک التوائے کار جمع کرادی ہے۔آپ اجازت دے دیں کیونکہ عوام کا بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ابھی بیٹھ جائیں۔ میں ابھی آپ کی بات سنتا ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! آپ allow کر دیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کرتے ہیں۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت شروع ہوتا ہے۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر143 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے جو تحریک التوائے کار 16-04-04 کو پیش ہو چکی ہے۔اس تحریک التوائے کار کا جواب ابھی موصول نہیں ہوا للہذا اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر155 بھی چودھری اشرف علی انصاری کی ہے یہ تحریک التوائے کار 2016-04-05 کو پیش ہوئی تھی۔ابھی پارلیمانی سیکرٹری برائے ہیلتھ یہاں موجود تھے۔اس وقت نہیں ہیں للہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب امجد علی جاوید کی ہے۔ جی، وزیر محنت!

محکمہ لیبر (ورکرز ویلفیئر بورڈ) کے سکولوں میں خلاف پالیسی نصاب کا پڑھایا جانا

(۔۔۔جاری)

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! یہ تحریک التوائے کار پیش ہو چکی ہے۔ اس تحریک کے جواب میں ڈائریکٹر آف ایجوکیشن پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ پنجاب بھر کے صنعتی کارکنوں کے لگ بھگ 45ہزار بچوں کو اعلیٰ معیار کی تعلیم وتدریسی سہولیات مفت فراہم کرتا ہے۔ درسی

کتب کی بابت پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی 55th میٹنگ مورخہ 03-04-10 میں ایک پالیسی وضع کر دی گئی جس کے لئے پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ کی کتب کے علاوہ بھی ایسی کتب جو پاکستان کی نظریاتی اور ثقافتی اساس کے مطابق ہوں بچوں میں اعلیٰ تعلیمی اوصاف پیدا کرنے کے لئے لگائی جاتی ہیں۔ درسی کتب کی خریداری مرکزی سطح پر ڈائریکٹوریٹ آف ایجوکیشن پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی طرف سے مجاز اتھارٹی سے منظور شدہ پالیسی اور خریداری کے عمل کے طے شدہ قواعد وضوابط کے تحت سال بہ سال عمل میں لائی جاتی ہے۔ یہ کتب پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں میں بطور نصاب پڑھائی جاتی ہیں۔ درسی نصاب کا انتخاب پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں کے تجربہ کار پرنسپلز اور ماہر اساتذہ پر مشتمل سلیبس review کمیٹی اور ٹیکنیکل کمیٹی کرتی ہے جو نہ صرف نصابی کتب کے انتخاب کے لئے سفارشات تیار کرتی ہے بلکہ تدریسی مواد کا بھی بغور جائزہ لیتی ہے اور سرٹیفکیٹ دیتی ہے۔ ان کتب میں پاکستان کی نظریاتی، ثقافتی اور مذہبی اساس کے منافی کوئی مواد نہیں ہے۔ پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں کے لئے منتخب شدہ کتب میں مذکورہ بورڈ کی شائع کردہ کتب ہمیشہ سے شامل نصاب رہی ہیں جبکہ پرائیویٹ پبلشرز کی کتب بطور اضافی تدریسی مفاد کی فراہمی بھی شروع سے ہی پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں کے نصاب کا حصہ رہی ہیں۔ پنجاب ٹیکسٹ بک بورڈ اور حکومت کے منظور شدہ پرائیویٹ پبلشرز کی شائع شدہ کتب کو ملا کر ایک جامع scheme of studies مرتب کی جاتی ہے اور تدریسی عمل کو بھرپور انداز سے سرانجام دے کر صنعتی کارکنوں کے بچوں کو اعلیٰ تعلیمی ماحول اور مواقع فراہم کئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں کا تعلیمی معیار بیکن ہاؤس اور ڈی پی ایس کے ہم پلہ ہے۔ درسی کتب کے انتخاب اور خریداری کی سال بہ سال تفصیل بھی موجود ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں میں پنجاب کریکولم اور ٹیکسٹ بک بورڈ کا تمام تر نصاب اور درسی کتب لازمی طور پر پڑھائی جاتی ہیں جبکہ پرائیویٹ پبلشرز کی کتب اضافی تدریسی مواد کے طور پر فراہم کی جاتی ہیں تاکہ طلباء کی minimum standard of quality of education میں اضافہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں کے طلباء کے بورڈ کے نتائج ہمیشہ سرکاری اور پرائیویٹ سکولوں کے نتائج سے بہت بہتر ہوتے ہیں بلکہ پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں کے بچے بین الاقوامی مقابلہ جات اور International Math Kangaroo Competition میں حصہ لیتے ہیں۔ 2015 میں پنجاب ورکرز ویلفیئر سکولوں بالخصوص پنجاب ورکرز ویلفیئر سکول چونڈہ کے بچوں نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔اس تحریک التوائے کار کا تفصیلی جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں نے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔اس پر کوئی بات نہیں ہو گی۔

وزیر محنت وانسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور): جناب سپیکر! میں معزز ممبر جناب امجد علی جاوید کے ساتھ اس معاملہ پر بیٹھ کر ان کی بات سن لوں گا اور discuss بھی کر لوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 159/16 بھی جناب امجد علی جاوید کی ہے۔اس تحریک التوائے کار کو pending کیا جاتا ہے۔ڈاکٹر سید وسیم اختر کی دو تحاریک التوائے کار ہیں ان تحاریک التوائے کار کو pending کیا گیا تھا۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 118/16 سردار وقاص حسن موکل، ڈاکٹر محمد افضل اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔یہ پیش ہو چکی ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری برائے ہیلتھ خواجہ عمران نذیر! کیا چلے گئے ہیں؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! تحاریک التوائے کار کے وقت پر پارلیمانی سیکرٹری صاحبان اکثر موجود نہیں ہوتے اور تحاریک التوائے کار pending ہو جاتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! جہاں تک میری انفارمیشن ہے جب سے یہ ایوان معرض وجود میں آیا ہے تو پہلی دفعہ یہ rules amend ہوئے ہیں۔اس حوالے سے آج بھی ہماری میٹنگ تھی۔ انشاء اللہ یہ معاملہ بہتر ہو جائے گا۔آج یہاں وزیر محنت نے خود تحریک التوائے کار کا جواب دیا ہے۔ پارلیمانی سیکرٹری بھی یہاں موجود تھے، وہ آئے ہوئے تھے بہر حال یہ معاملہ بہتر ہو جائے گا۔اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہوتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے تحریک التوائے کار نمبر 101 پیش کی تھی اس تحریک التوائے کار کا ابھی تک جواب نہیں آیا ہے۔آپ پچھلے چار دن کی کارروائی منگوا لیں اس طرح اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔اگر سیشن ختم ہو گیا تو اگلے سیشن میں جواب آئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تحریک التوائے کار pending کر دی گئی تھی۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ میری ایک تحریک التوائے کار ہے اسے out of turn پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!اس پر آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس بھی آیا ہوا ہے اور آپ کی فائل سپیکر صاحب کے پاس موجود ہے تواس پر آپ ہمیں تھوڑا سا ٹائم دے دیں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال میں قائد حزب اختلاف بات کر رہے ہیں لہٰذا آپ لوگ تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!یہ تحریک التوائے کار میرے ہاتھ میں ہے۔ میں نے کل چھوٹو مزاری گینگ پر ایک تحریک التوائے کار جمع کروائی تھی۔ میری آپ سے استدعا ہے کہ اس قسم کو ہمیں توڑ دینا چاہئے کہ تحریک التوائے کار آتی ہے اور وہاں سے جواب آنے کے بعد وہ معاملہ ختم ہو جاتا ہے۔ یہ ایک انتہائی serious issue اس وقت پورے پنجاب میں زیر بحث ہے، ہمارے درجنوں پولیس اہلکار اغواء ہو چکے ہیں اس میں سے چھ شہید ہو چکے ہیں، دو ڈی ایس پی انہوں نے اغواء کئے ہوئے ہیں اور ان کے ساتھ مذاکرات جاری ہیں، غالباً فوج بھی اس میں حصہ لے رہی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ for God sake پنجاب اسمبلی کے ایوان میں آپ اس تحریک التوائے کار پر بحث کی اجازت دیں تاکہ تمام ممبران اپنی اپنی آراء حکومت کو دے سکیں۔ یہ ایک انتہائی ضروری مسئلہ ہے تو میری آپ سے استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو آپ out of turn take up کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!ابھی لاء منسٹر صاحب آ جاتے ہیں تو ان سے مشورہ کرنے کے بعد آپ کو بتاتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!اس کے بعد آپ کہیں گے کہ وقت ختم ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!وہ ابھی ادھر ہی موجود تھے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ یہاں پر منسٹر صاحبان بیٹھے ہوئے ہیں آپ ان سے consent لے لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب!لاء منسٹر صاحب ابھی آ جاتے ہیں پھر اس کے بعد اس کو take up کر لیتے ہیں۔ مہربانی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مجھے بھی ایک تحریک out of turn پیش کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! میں نے آج قائد حزب اختلاف کو بھی allow نہیں کیا۔ میرے خیال میں آپ تشریف رکھیں۔ No اس کو ہم next لے کر آئیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کو بھی تو آپ ٹائم دے رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں نے پھر آج pending کر دیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پھر تو یہ سیشن ہی ختم ہو جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک احمد خان صاحب! ایسے نہیں ہوتا۔ کیا آپ اُس میٹنگ میں تھے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں آپ کو دہائی دے رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ دہائی نہ دیں۔ میرے لئے آپ قابل احترام ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ ہماری بات ہی نہیں سنتے۔ (شور وغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آصف صاحب!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ آپ نے وعدہ کیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ تشریف رکھیں، میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کچھ دن پہلے بھی میں نے اس ایوان کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلائی تھی بحیثیت ممبر صوبائی اسمبلی پنجاب میں سمجھتا ہوں کہ جب سے right to information act pass ہوا ہے ایک شہری نے اسمبلی سیکرٹریٹ میں ایک information request file کی تھی جس میں انہوں نے چیف منسٹر پنجاب کی attendance record کا تقاضا کیا تھا تو جو جواب میں اسمبلی سیکرٹریٹ کی طرف سے rule(37) کا حوالہ دیا گیا تھا کہ according to rule (37) جو سیکرٹریٹ ہے وہ صرف اور صرف ممبر اسمبلی کی attendance record رکھتا ہے پارلیمانی سیکرٹری، منسٹرز اور چیف منسٹر کا attendance record ان کے پاس موجود نہیں ہوتا جب آپ

rule(37) کو پڑھتے ہیں تو اس میں ایسی کوئی بات نہیں ملتی کہ جس سے یہ پتا چلے کہ منسٹرز، چیف منسٹر اور پارلیمانی سیکرٹری اس سے مستثنیٰ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کی detail rule (37) میں بتادی گئی ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ سی ایم سب سے پہلے اسمبلی کے ممبر بنے ہیں اس کے بعد منسٹرز بھی پہلے اسمبلی کے ممبرز ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! ہمارے رولز میں جو کچھ ہے وہ آپ کو بھی پتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ rules of procedure کے rules کے ساتھ زیادتی کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! ایسے نہ کریں، آپ کو یہ الفاظ زیب نہیں دیتے ہیں۔ میں نے آپ کو floor دیا ہے۔ بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! آپ کیا بات کرنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ تشریف رکھیں، میں تحریک التوائے کار ختم کر چکا ہوں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میری بات نہایت اہم ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ جناب امجد علی جاوید کی تحریک التوائے کار پر ایک پالیسی بیان وزیر محنت نے دیا ہے۔ میرا بھی labour and labour fund کے ساتھ concern ہے تو مجھے بھی امجد علی جاوید کے ساتھ on board رکھا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: راجہ اشفاق سرور صاحب! میاں رفیق صاحب کو بھی on board رکھیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بہت شکریہ

سرکاری کارروائی

بحث

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈے پر پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2013 پر عام بحث ہے۔ بحث کا آغاز متعلقہ وزیر یا پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے ہوگا تاہم دیگر ممبران جو اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں وہ مجھے اپنے نام بھجوادیں۔ جی، اب ہم بحث کا آغاز پارلیمانی سیکرٹری کی تقریر سے کرتے ہیں۔

پنجاب بیت المال کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2013 پر عام بحث

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود اور بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! اسلامی قدروں کے احیاء اور مالیاتی نظام کی ایک کڑی کے طور پر 24۔ جنوری 1990 کو ایک آرڈیننس کے ذریعے پنجاب بیت المال کا قیام عمل میں آیا جس کو اس قانون کے تحت ایک خود مختار ادارے کی حیثیت حاصل ہو گئی۔ پنجاب کی صوبائی اسمبلی نے 1991 میں پنجاب بیت المال ایکٹ منظور کیا، اس کے تحت حکومت پنجاب نے 15 رکنی پنجاب بیت المال کونسل قائم کی جس کے سربراہ امین کہلاتے ہیں۔ ڈائریکٹر جنرل سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال بلحاظ عہدہ اس کونسل کے بطور ممبر سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ کونسل کے ممبران کی اکثریت غیر سرکاری اعزازی ارکان پر مشتمل ہوتی ہے۔ یہ کونسل بیت المال کو چلانے، فنڈز کی تقسیم اور حساب وکتاب کی ذمہ دار ہے۔ ایکٹ کے تحت کونسل کا قیام تین سال کے لئے عمل میں آتا ہے۔ حکومت امین کے مشورے سے ان افراد کو کونسل کے ممبران نامزد کرتی ہے۔ یہ امر خود شاہد ہے کہ حکومت وقت نے نادار اور مستحق لوگوں کو بیت المال سے زیادہ مستفید کرنے کے لئے پنجاب بیت المال کی گرانٹ مقرر کی ہے چونکہ بیت المال کے پاس فنڈز محدود ہوتے ہیں اس لئے کوشش کی جاتی ہے ان فنڈز کو "پہلے آؤ پہلے پاؤ" کی بنیاد پر مستحقین کی امداد بحالی کے لئے خرچ کیا جائے تاکہ وہ خود کفالت کی راہ پر گامزن ہو سکیں۔ یہ فنڈز بے وسیلہ بیواؤں، یتیموں، مفلس اور ضرورت مندوں کی امداد و بحالی، بے وسیلہ اور مستحق طلباء وطالبات کے لئے مالی امداد کی فراہمی، مفلس مریضوں کے علاج کے لئے مالی امداد کی فراہمی اور خیراتی فلاحی مقاصد کے لئے مالی امداد کا اجراء، اجتماعی بھلائی کے ایسے مقاصد کے لئے مالی امداد کی فراہمی، جس میں استفادہ کنندگان، معاشرہ کے محروم افراد ہوں کو دیئے جاتے ہیں۔ یہاں یہ بات بھی بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ بیت المال فنڈ سے زمین

پلاٹ کی خرید غیر تعلیم اور علاج ماہانہ گزارہ الاؤنس کے لئے امداد نہیں دی جاتی۔مزید یہ کہ وہ افراد جنہیں بحالی روزگار کے لئے کسی دوسرے ادارے سے پہلے امداد مل رہی ہو وہ بیت المال سے امداد کے مستحق نہیں ہوتے۔ زرعی بیت المال کمیٹیوں کے لئے پنجاب بیت المال فنڈز کی تقسیم کا تناسب اس طرح سے ہوتا ہے، غیر سرکاری اداروں کی امداد کل فنڈز کا 15 فیصد، اسی طرح نادار اور معذور افراد کے لئے یک مشت امداد کل فنڈز کا 20 فیصد، جبکہ مستحق معذور اور یتیم طلباء کے لئے تعلیمی وظائف کل فنڈز کا 25 فیصد، غریب والدین کی بچیوں کی شادی کے لئے امداد کا کل فنڈز میں سے 25 فیصد، مفلس مریضوں کے علاج معالجے کے لئے کل فنڈز کا 12 فیصد اور زرعی کمیٹیوں کے انتظامی امور کے لئے کل فنڈز کا 3 فیصد مختص کیا جاتا ہے۔ بیت المال فنڈز کونسل کے انتظامی امور کے لئے 2 فیصد، امین بیت المال کونسل کا صوابدیدی فنڈ 2 فیصد بقایا 96 فنڈز زرعی بیت المال کمیٹیوں کو مساوات فنڈز کا 20 فیصد اور آبادی فنڈز پر بنیاد پر تقسیم کئے جاتے ہیں۔ سال 2013 کے دوران حکومت کی طرف سے کل 10 کروڑ روپے وصول ہوئے، سال ہذا کے دوران 17 ہزار 249 افراد اور اداروں میں 16 کروڑ 56 لاکھ 78 ہزار 317 روپے تقسیم کئے گئے ہیں جس کی تفصیل رپورٹ میں دے دی گئی ہے۔ میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ اس رپورٹ کی روشنی میں اپنی قیمتی آراء اور تجاویز سے آگاہ کریں تاکہ پنجاب بیت المال کی کارکردگی کو بہتر کیا جاسکے۔ اب میں سپیکر صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ ایوان میں بحث کرانے کی اجازت دی جائے۔ میں ایوان کو یقین دلاتا ہوں کہ معزز ممبران کی طرف سے پیش کی جانے والی تجاویز پر سنجیدگی سے غور اور عملدرآمد کی کوشش کی جائے گی۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگر اس پر ممبران بات کرنا چاہتے ہیں تو اپنے نام بھجوا دیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے کچھ عرض کرنا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میرا خیال ہے کہ اگر ایک دو دن پہلے ممبران اسمبلی کو اطلاع ہوتی کہ آج بیت المال پر بحث ہونی ہے تو بڑی fruitful اور نتیجہ خیز تجاویز بھی آسکتی تھیں اور بحث بھی ہو سکتی تھی۔ ہم نے کئی دفعہ پہلے بھی کہا ہے اور شاید کیلنڈر آنے کے بعد یہ ایجنڈا بھی واضح ہو جائے۔ اچانک آج کے ایجنڈے میں آپ نے بیت المال پر بحث کا کہا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں سب سے بڑی بات میں یہ کرنا چاہتا ہوں کہ جب یہ ادارہ قائم ہوا تو اس پورے سسٹم کا basic theme یہ تھا کہ سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر سوسائٹی کے ایسے لوگ

across the board جو معززین علاقہ ہیں، مساجد کے اندر مساجد کمیٹیوں کے چیئرمین اور ایسے لوگ جن پر کوئی بندہ اُن کی امانت اور دیانت پر انگلی نہ اٹھا سکے گا اُن کو محلوں میں بیت المال کمیٹیوں کے چیئرمین بنائیں گے اور اسی طرح تحصیلوں یا اضلاع کی سطح پر چیئرمین ہوں گے۔ بد قسمتی سے پچھلے کئی سالوں سے یہ پورا سسٹم politicize ہو چکا ہے۔اس میں چیئرمینوں کے انتخاب کے وقت عام لوگوں کو بھی اعتماد میں نہیں لیا جاتا۔ پہلے یہ طریق کار ہوتا تھا کہ مساجد میں باقاعدہ announcement کر کے consensus buildup ہوتا تھا پھر اس کا انتخاب ہوتا تھا بلکہ زیادہ تر لوگ elect ہو کر بیت المال کمیٹیوں کے چیئرمین ایسے آتے تھے جو خدا ترس تھے، امین اور صادق بھی تھے اور اُن کے پاس کسی بھی سیاسی پارٹی کا worker جاتا تھا تو اُن کی درخواست کو entertain کرتے تھے اور خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر فیصلے ہوتے تھے۔آج سے پانچ سات سال پہلے لاہور کے مختلف علاقوں کے اندر بیت المال کمیٹیاں بنی تھیں تو اگر یہ tenure post ہے تو اُس کے بعد دوبارہ بیت المال کمیٹیوں کے انتخابات نہیں ہوئے۔ میری آپ سے گزارش ہو گی۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سماجی بہبود اور بیت المال (حاجی محمد الیاس انصاری): جناب سپیکر! یہ زکوٰۃ کمیٹیوں کی بات کر رہے ہیں جبکہ بیت المال کمیٹیاں تحصیل کی سطح پر ہوتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ تشریف رکھیں اور اُن کی بات سنیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! بیت المال کمیٹی اگر تحصیل کی سطح پر ہے تو اسے یونین کونسل کی سطح پر ہونا چاہئے۔ بیت المال کمیٹی کا تحصیل کی سطح پر کیا لینا دینا ہے بلکہ یہ کمیٹی grass roots level پر مستحق، نادار، بے کس، بیوگان، یتیم اور ایسے لوگ جنہیں علاج معالجہ کی سہولت میسر نہیں ہے اُن کے لئے ہونی چاہئے۔ اگر آپ کی بیت المال کمیٹی تحصیل کی سطح پر ہے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ مزید افسوس ناک بات ہے۔ یہ بیت المال کمیٹیاں یونین کونسل کی سطح پر ہوتی تھیں اور اگر اب نہیں ہیں تو یونین کونسل کی سطح پر ہی ہونی چاہئیں۔ یہ کسی کو بھی نہیں پتا کہ بیت المال کمیٹیاں functional بھی ہیں یا نہیں۔ دوسری بات جو یہ بتا رہے ہیں کہ اس میں دس کروڑ روپے اکٹھے ہوئے جبکہ ہم نے 17 کروڑ روپے لگائے ہیں، آپ اندازہ کریں کہ دس کروڑ کی آبادی کے صوبے پر اگر بیت المال کمیٹی 17 کروڑ روپے لگاتی ہے تو دو روپے فی آدمی بھی نہیں بنتے تو آپ لوگوں کی کیا مدد کرتے ہوں گے؟ میں نے ان کی باتوں سے ابھی notes لئے ہیں تو یہ کہہ رہے ہیں کہ مریضوں کے لئے ہم نے 12 فیصد ٹوٹل رقم کا رکھا ہوتا ہے جو اونٹ کے منہ میں زیرے کے مترادف ہے۔ یہاں پر ہسپتالوں کے

حالات آپ سب کے سامنے ہیں۔ پرائیویٹ علاج اتنا مہنگا ہے کہ اچھے خاصے afford کرنے والے افراد کے لئے بھی پرائیویٹ سطح پر علاج کروانا تقریباً مشکل نہیں بلکہ ناممکن ہوتا جا رہا ہے۔ ایک عام اور غریب آدمی جس کو کوئی مرض لاحق ہو جاتا ہے تو اُس کے لئے اگر ٹیسٹ کروانے پڑیں تو ہزاروں روپے درکار ہوتے ہیں اور اُس وقت تک علاج شروع نہیں ہوتا جب تک اُس کے ٹیسٹ مکمل نہ ہو جائیں۔ میری آپ کے توسط سے پارلیمانی سیکرٹری صاحب سے گزارش ہے کہ جن بیت المال کمیٹیوں کے tenure مکمل ہو چکے ہیں اُن کے فی الفور نئے انتخابات کروائے جائیں، بیت المال کمیٹیاں یونین کونسل کی سطح پر ہونی چاہئیں، ان کو politicize نہیں ہونا چاہئے اور صرف (ن) لیگ کے workers, یا حمایتیوں کو کمیٹیوں کا چیئرمین منتخب نہیں کرنا چاہئے کیونکہ ہمیں اللہ کے سامنے بھی جواب دینا ہے۔ خدا کے لئے کوئی institution ہم ایسا چھوڑ دیں اور سماجی سطح پر بیٹھ کر ایسے بزرگوں کو encourage کریں جو سوسائٹی سے الگ تھلگ ہو گئے ہیں، ہماری سیاست بازیوں سے وہ بزرگ لاتعلق ہو کر مساجد اور گھروں میں بیٹھ گئے ہیں۔ ہم ایسے بزرگوں اور ریٹائرڈ سرکاری افسروں کو جو bridge کا کام دیں گے اُن کو آمادہ کریں اور کوئی ایسا mechanism بنائیں کہ ایسے لوگ جو politicize نہ ہوں اُن کو ہم بیت المال کمیٹیوں کے چیئرمین بنائیں۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب نے جو رقم بتائی ہے وہ بہت کم ہے لہٰذا آئندہ بجٹ کے اندر اس کے لئے ایک خاطر خواہ رقم رکھنی چاہئے تاکہ صحیح معنوں میں غریب اور مستحق لوگوں کو علاج معالجہ کی سہولتیں پہنچ سکیں۔ اس کے علاوہ بیوگان اور بچیاں جن کے والدین نہیں ہیں اُن کی شادی بیاہ میں بھی مدد کی جا سکے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب امجد علی جاوید!

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منڈا صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن (چودھری علی اصغر منڈا، ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! کیا خیبر پختونخوا میں چیئرمین بنائے گئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منڈا صاحب! تشریف رکھیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! کیا یہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، صدیق خان صاحب! میں نے انہیں allow نہیں کیا، اُن کو floor نہیں دیا۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! انہیں چھوٹو گینگ میں بھرتی کروادیں۔(شوروغل)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ ایسی بات نہ کریں۔ Order in the House, no cross talks ممبران خاموشی اختیار کریں۔ جی، امجد علی جاوید صاحب!

جناب امجد علی جاوید: شکریہ۔ جناب سپیکر! کسانوں کے امور پر آج بھی اور پہلے بھی اسمبلی کے اندر کافی بحث ہوتی رہی ہے۔ میری پہلی تجویز یہ ہوگی کہ پنجاب میں جس طرح کی صورتحال کسانوں کی ہو چکی ہے تو بیت المال کے تمام فنڈز کسانوں میں ہی تقسیم کردیئے جائیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! قائد حزب اختلاف بیت المال کمیٹیوں اور زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کا جو concept ہے اسے شاید mix کر رہے تھے۔ زکوٰۃ و عشر کمیٹیاں وارڈ اور محلہ کی سطح پر بنتی ہیں جن کا انتخاب مساجد کے اندر ہوتا ہے جبکہ بیت المال کمیٹی صرف ضلع کی سطح پر بنتی ہے۔ جس طرح لیڈر آف دی اپوزیشن فرما رہے تھے کہ یہ سارا سسٹم politicize ہے تو ایسا بالکل نہیں ہے کیونکہ اس کمیٹی میں خواتین کی نمائندگی ہے، اقلیتوں کی نمائندگی ہے، سول سوسائٹی کی نمائندگی ہے اور ہر طبقہ فکر سے لوگوں کو شامل کر کے وہ کمیٹی بنائی جاتی ہے جس کے ذریعے بیت المال کی رقوم کی تقسیم ہوتی ہے۔ جیسا کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب فرما رہے تھے کہ رقوم کی تقسیم "پہلے آؤ پہلے پاؤ" کی بنیاد پر ہوتی ہے۔ جو لوگ اپنی درخواستیں جمع کرواتے ہیں اس میں further تقسیم کی گئی ہے یعنی معذور افراد کے لئے 20 بیس فیصد رقم رکھی جاتی ہے، مستحق طلباء کو 25 فیصد دیا جاتا ہے، غریب بچیوں کی شادی کے حوالے سے قائد حزب اختلاف نے اشارہ کیا تھا تو ان کے لئے 25 فیصد حصہ مختص ہوتا ہے اور مریضوں کے لئے بھی اس میں 12 فیصد حصہ مختص ہوتا ہے۔ یقیناً یہ کوئی ideal صورتحال نہیں ہے جیسے ہمارے ملک اور اس صوبہ کی صورتحال ہے کیونکہ اس کے لئے بہت زیادہ وسائل درکار ہیں لیکن پھر بھی بجٹ میں سے ایک مناسب حصہ کاٹ کر جتنا ہو سکتا ہے حکومت ہر سال اس کے بجٹ میں اضافہ کرتی ہے۔ یہ ایک احسن قدم ہے اور اس میں مزید اضافہ کیا جانا ضروری ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔ اس کے علاوہ سب سے اہم بات یہ ہے کہ پچھلے سات آٹھ ماہ سے یہ کمیٹیاں غیر فعال ہیں، ان کے ڈسٹرکٹ کے چیئرمین موجود نہیں ہیں، یہ اپنی term پوری کر چکی ہیں اور دوبارہ سے نئی کمیٹیاں نہیں بنائی گئیں۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس میں ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے دیکھا جانا چاہئے کہ وہ لوگ جنہیں یہ امداد ملتی تھی جن میں طالب علم، غریب بچیاں اور مریض تھے وہ اس سے محروم ہیں تو ان کے لئے ضروری

ہے کہ ان کمیٹیوں کا قیام عمل میں لایا جائے اوران کو فعال کیا جائے تاکہ جو لوگ اس سے محروم ہیں وہ اس سے فائدہ اٹھا سکیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں محمد رفیق!

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں جو معروضات پیش کروں گا اس میں ایک تو میرا اتفاق کلی طور پر یہ ہے کہ اپوزیشن لیڈر نے اپنی باتوں میں یہ بات کہی ہے کہ یہ politicize ہو چکا ہے۔ میں اس میں اضافہ کرنا چاہوں گا کہ یہ محض politicize نہیں ہوا بلکہ یہ polarized ہے جو کہ politicize سے زیادہ polarized ہو چکا ہے۔ چونکہ ہم قوم ہی polarized ہیں، تقسیم شدہ قوم ہیں، دھڑوں میں تقسیم ہیں، نظریات میں تقسیم ہیں تو یہ سارا معاملہ تقسیم ہو چکا ہے اور polarized ہو چکا ہے۔ اس حوالے سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ مستحق لوگوں تک یہ امداد نہیں پہنچتی۔ جناب امجد علی جاوید نے جو بات کی ہے، غریبوں کے علاج معالجہ کے لئے، شادی بیاہ کے لئے، غرباء کے لئے، جو بھی تقسیم ہے تو میں اس میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پنجاب میں خاص طور پر 70 فیصد آبادی جو دیہاتوں میں آباد ہے وہ کاشتکاری سے منسلک ہے۔ جناب امجد علی جاوید نے یہ بات کر کے کاشتکاروں کی توہین کر دی ہے کہ بیت المال کی تمام رقم کاشتکاروں کو دے دی جائے۔ بھئی کیوں، کاشتکاروں کا حق کاشتکاروں کو کیوں نہ ملے؟ انہیں یہ کہنے کی بجائے بلکہ یہ کہنا چاہئے تھا کہ ان کے پیداواری اخراجات کم کئے جائیں اور ان کی فصلوں کی قیمتوں کو سپورٹ پرائس دے کر ان کا تعین کیا جائے تاکہ انہیں زندہ رہنے کا حق ملے۔ انہیں زندہ رہنے کا حق ملنا چاہئے۔ پنجاب کے اندر کاشتکاروں کی 70 فیصد آبادی میں سے 86 فیصد آبادی غربت کی لکیر سے بھی نیچے زندگی گزار رہی ہے۔ ان کی بیت المال کفالت نہیں کرتا تو یہ حکومت وقت کا فرض ہے کہ اپنی رعایا کی کفالت کے لئے زیادہ سوچ بچار کرے اور زیادہ اقدامات کرے۔ یہ حکومت وقت کا فرض ہے خواہ وہ بیت المال کے ذریعے سے کرے اور خواہ وہ کسی اور اقدامات سے کرے۔ زکوٰۃ و عشر کمیٹیوں کا جو بھی concept ہے یہ درست بات ہے کہ ان کی سطح اور ہے اور بیت المال کی سطح اور ہے نمائندگی تو بے شک اس میں موجود ہے لیکن یہ politicize سے زیادہ polarized ہو چکی ہیں اس لئے میری یہ گزارش ہو گی کہ اس کی از سر نو تشکیل ہو جائے، اس کے الیکشن وغیرہ ہو جائیں یا جو بھی معاملات ہیں، انہیں درست کرنے کے لئے تو کسی طرح سے بھی ان کو polarization اور politicized سے بچایا جائے۔ فلاحی منصوبہ جات اور عوام کی غربت دور کرنے کے لئے اسے استعمال کیا جانا چاہئے۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! ایک انتہائی اہم پوائنٹ ہے جو آپ کی توجہ کا مستحق ہے اور ہمارے ممبران کے استحقاق کی بات ہے۔ قومی اسمبلی کے ممبران اور پنجاب اسمبلی کے ممبران میں کوئی فرق نہیں ہے۔ سارے privileges ان کے لئے کیوں ہیں؟ ہماری اسمبلی سے blue پاسپورٹ کے لئے قرارداد پاس ہو چکی ہے۔ آپ بڑے visionary سپیکر ہیں اور آپ سے درخواست ہے کہ بجٹ سے پہلے ہمیں یہ خوش خبری سنا دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! آپ کے ملک کے جھنڈے کا رنگ سبز ہے اور آپ blue پاسپورٹ مانگنے کے چکروں میں ہیں تو اس میں ایسی کیا بات ہے؟ blue پاسپورٹ اور green پاسپورٹ میں کیا فرق ہے۔ اسی کو official رہنے دیں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! نہیں۔ کیا قومی اسمبلی کے ممبران کا زیادہ right ہے اور کیا وہ زیادہ قانون سازی کرتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میرا blue پاسپورٹ ہے لیکن میں اسے تبدیل کروا رہا ہوں اور green پاسپورٹ بنوا رہا ہوں۔ میرا official پاسپورٹ blue تھا جسے میں green پاسپورٹ میں تبدیل کروانے دوبارہ جا رہا ہوں۔

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! پھر green کو official پاسپورٹ قرار دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ میاں صاحب! آج چونکہ وقت مختصر ہے جبکہ قائد حزب اختلاف نے بھی اس پر تجویز دی ہے تو پھر اس بحث کو next session کے لئے pending کر دیتے ہیں۔ جب بھی سیشن ہوگا تو پہلے پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اسی کو take up کریں گے۔

زیرو آر

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم زیرو آر نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس شیخ علاؤالدین کا ہے۔ جی، شیخ علاؤالدین!

مستحق افراد کو اشیائے خورد و نوش کم نرخوں پر مہیا کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ معاملہ یہ ہے کہ poverty estimation seminar جو زیر صدارت وفاقی وزیر خزانہ اور وفاقی وزیر پلاننگ مورخہ 7 اپریل 2016 کو اسلام آباد میں منعقد ہوا، کے مطابق غربت کی لکیر سے نیچے زندگی بسر کرنے والوں کی تعداد 6 کروڑ ہو گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں بیشتر افراد پنجاب میں رہائش پذیر ہیں۔ ایسے افراد کو راشن نادرا data کی بنیاد پر lowest income areas کی بنیاد پر آٹا، دالیں، چاول اور گھی میں پچاس فیصد کم نرخوں پر مہیا کیا جانا از حد ضروری ہے۔

جناب سپیکر! چاہے بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام ہو یا بیت المال ہو یا زکوٰۃ کا پیسا ہو اس میں کھربوں روپیہ جا رہا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اس کا کوئی ایسا نتیجہ نہیں نکل رہا جس سے ظاہر ہو کہ لوگوں کے مالی حالات میں کوئی بہتری آ رہی ہے۔ جو لوگ لائنوں میں لگ کر یہ پیسا لے رہے ہیں یا جو خواتین و حضرات پیسا لے رہے ہیں ان کی عزت نفس بھی مجروح ہو رہی ہے۔ یہ کوئی لمبی بات نہیں ہے بلکہ 30 دن کے اندر اس data کی بنیاد پر across the board اگر پچاس فیصد ان لوگوں کو جو واقعی مستحق ہیں اور جنہیں وفاقی حکومت نے کہہ دیا ہے کہ یہ غربت کی لکیر سے نیچے ہیں، انہیں بنیادی اشیائے خوراک مہیا کر دی جائیں اور یہ سارا پیسا بچا لیا جائے جو بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام یا دو تین اور چیزیں جو ہیں تو پھر بھی بچت ہو سکتی ہے اور surplus پیسا مل سکتا ہے جو کسی اور جگہ سے جس میں میڈیسن یا اور مستحق لوگوں کو مل سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہتا ہوں کہ ابھی آپ کو پتا ہے کہ brought forward جو سٹاک آیا ہے وہ ساڑھے تین ملین ہے اور اس وقت بھی جو گندم پڑی ہے، اگر یہی گندم ہم اسی data کی بنیاد پر لوگوں کو پچاس فیصد رعائت پر یہ آٹا دے دیتے تو کیا یہ اچھا نہیں تھا؟

جناب سپیکر! میری یہ گزارش ہے کہ اس بات کو حکومت light نہ لے اور یہ مشکل کام نہیں ہے، اس کے لئے کوئی آئن سٹائن کے دماغ کی ضرورت نہیں ہے۔ حکومت کے پاس data موجود ہے جس کے تحت پتا ہے کہ low income areas کون سے ہیں۔ ان کو پوش areas کو شہروں سے نکال دیا جائے اور دیہاتوں میں بھی جو low income areas ہیں ان کا بھی سب کو پتا ہے کہ low income کون سے لوگ ہیں کیونکہ یہ data ہمارے پاس اب موجود ہے۔ میری آپ سے اور حکومت

سے گزارش ہے کہ اس کو باقاعدہ سنجیدگی سے لیا جائے۔ ابھی ہمارے بھائی لیڈر آف دی اپوزیشن کہہ رہے تھے کہ یہ تمام سیاسی نقطہ نظر سے کیا جا رہا ہے۔ خواہ بیت المال ہو، زکوٰۃ ہو یا بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام ہو تو اس کے اندر سیاست آ گئی ہے۔ ہو سکتا ہے یہ صحیح ہو لیکن یہ الزام بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتا ہے اگر ہم اس کو اس بنیاد پر اس علاقے میں خوراک کو پچاس فیصد رعائت پر دے دیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شکریہ۔ پارلیمانی سیکرٹری صاحب! اس زیرو آر کا جواب ہے؟ اس زیرو آر نوٹس کو pending کر دیتے ہیں۔ Next ہیں، جناب امجد علی جاوید!

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان کے لئے بھی اگر اجازت ہے تو میں کسی دن زیرو آر نوٹس لے آؤں؟ بات یہ ہے کہ وہ کوئی حوروں یا فرشتوں کے ووٹ لے کر نہیں آئے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! چھوٹو گینگ کی بات کریں یہ کیا بحث جاری ہے۔ what is this آپ کے پولیس اہلکار شہید ہو گئے ہیں آپ کے پولیس اہلکار اغواء ہو گئے ہیں آپ اُس پر بحث نہیں کروا رہے یہ ادھر اُدھر کی بحثیں کروا رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ ادھر اُدھر کی بحثیں نہیں ہیں میں رولز کے مطابق اور جو میرے پاس ایجنڈا ہے اُس کے مطابق چل رہا ہوں ایسی بات نہیں ہے مجھے رولز کے مطابق ایوان چلانے دیا کریں خرم جہانگیر وٹو صاحب! میں آپ کا احترام کرتا ہوں یہ کوئی بات نہیں ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! چھوٹو گینگ پر بحث ہونی چاہئے تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مجھے آج کسی نے چھوٹو گینگ پر بحث کے لئے کہا ہے اور نہ ہی میرے ایجنڈے پر ہے۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر نے کہا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میرے پاس اُن کی تحریک موجود ہے میں اُن کو اس پر موقع دوں گا اور مجھے اس بات کا پتا ہے

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! آپ نے اچانک اس پر بحث کیوں رکھوائی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وہ ایجنڈے پر already ہمارے پاس تھی۔ جی جناب امجد علی جاوید! آپ بتائیں۔

میاں خرم جہانگیر وٹو: جناب سپیکر! یہ پنجاب کے عوام کے ساتھ زیادتی ہے۔

گورنمنٹ فریدیہ پوسٹ گریجویٹ کالج پاکپتن کی انتظامیہ کا طلباء و دیگر افراد سے غیر قانونی ٹوکن فیس وصول کرنا

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے معاملہ یہ ہے کہ گورنمنٹ فریدیہ پوسٹ گریجویٹ کالج پاکپتن کو کالج انتظامیہ طلباء سے موٹر سائیکل و کار پر دس بیس روپے غیر قانونی ٹوکن فیس وصول کر رہی ہے جبکہ باہر سے آنے والوں سے تیس سے چالیس روپے وصول کر رہی ہے جس سے طلباء سخت پریشان ہیں۔ مجھے اس پر بات کرنی ہے۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! چھوٹو گینگ پر بحث کروائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عباسی صاحب! میری ایک بات سنیں۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! کیوں سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ مجھے ایوان کو ایجنڈے کے مطابق چلانا ہے جی، جناب امجد علی جاوید!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ پنجاب کے احکامات۔۔۔

جناب محمد عارف عباسی: جناب سپیکر! وہ کوئی نو گو ایریا نہیں ہے اس معاملہ پر وزیر اعلیٰ کو ایوان کو اعتماد میں لینا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس پر بات کرتے ہیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! آپ نے وعدہ کیا تھا کہ وزیر قانون ایوان میں آجائیں وہ آگئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کو میں اسے out of turn پیش کرنے کی اجازت دوں گا اس کے لئے دو منٹ دے دیں تاکہ۔۔۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پھر آپ نے کہنا ہے کہ ٹائم ختم ہو گیا ہے یہ جناب امجد علی جاوید پڑھ لیں تو اس کے بعد آپ مجھے اجازت دے دیں یہ current issue ہے۔ بہت اہم مسئلہ ہے زیرو آور باقی سب issue تو چلتے رہیں گے۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! جناب امجد علی جاوید اس زیرو آر کو pending کرتے ہیں یہ سارے زیرو آر pending کر دیں۔ جی، قائدِ حزبِ اختلاف تحریک التوائے کار out of turn پیش کرنا چاہتے ہیں جی، تحریک پیش کریں۔

راجن پور کچے کے علاقہ میں چھوٹو گینگ کے خلاف موثر آپریشن کرنے کا مطالبہ

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے معاملہ یہ ہے کہ روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ 2016-04-14 کی خبر کے مطابق۔ راجن پور کچے کے علاقے میں قانون نافذ کرنے والے اداروں کے جرائم پیشہ عناصر کے خلاف شروع کئے گئے آپریشن ضرب آہن کے 16 روز بعد پولیس دہشت گردوں کے اہم ٹھکانے جزیرہ نما علاقے کچا جمال میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئی۔ پولیس ذرائع کے مطابق مخبروں کی اس اطلاع پر کہ کچا جمال پر 100 سے زائد ڈاکو موجود ہیں۔ پولیس کے جوان کشتیوں کے ذریعے کچا جمال میں داخل ہوئے جہاں پر ڈاکوؤں نے فائرنگ شروع کر دی جس کے نتیجے میں ایس ایچ او اور 6 پولیس اہلکار شہید جبکہ درجنوں زخمی ہو گئے۔ زخمیوں اور میتوں کو شیخ زید ہسپتال رحیم یار خان منتقل کیا گیا۔ ذرائع کے مطابق جنگل کے باعث پولیس کو پیش قدمی میں مشکلات کا سامنا ہے ایلیٹ فورس آپریشن میں فرنٹ لائن پر حصہ لے رہی ہے جبکہ رینجر کی جانب سے مسلسل مارٹر گولے فائر کئے جا رہے ہیں۔ پولیس ذرائع کے مطابق کچا جمال میں داخلے کے بعد پر امید ہیں کہ جلد ہی جرائم پیشہ عناصر اپنے انجام کو پہنچ جائیں گے۔

جناب سپیکر! دوسری طرف ڈاکوؤں نے ایس ایچ او سمیت 2 ڈی ایس پی سمیت 25 پولیس اہلکاروں کو یرغمال بنالیا ہے اور وائرلیس سیٹ قبضے میں لے کر پولیس کو پسپائی اختیار کرنے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ راجن پور سے نامہ نگار کے مطابق چھوٹو گینگ کے ساتھ مبینہ مقابلہ کے دوران سات پولیس اہلکار شہید جبکہ کئی زخمی ہو گئے ہیں۔ چھوٹو گینگ نے دو ڈی ایس پی اور ایک ایس ایچ او سمیت 20 سے زائد پولیس اہلکاروں کو یرغمال بنالیا، یرغمالی پولیس اہلکاروں کی بازیابی کے لئے ڈسٹرکٹ پولیس آفیسر راجن

پور نے مقامی قبائلی عمائدین سے مدد مانگ لی۔فائرنگ کے تبادلہ میں چھ پولیس اہلکار شہید ہو گئے ڈی ایس پی صدر آصف رشید اور ڈی ایس پی روجھان مجاہد اقبال برمانی کے علاوہ ایس ایچ او تھانہ بنگلہ اچھا حنیف غوری سمیت 2 درجن کے قریب اہلکاروں کو یرغمال بنالیا۔ بعدازاں ذرائع کے مطابق ایس ایچ او تھانہ بنگلہ اچھا حنیف غوری کو بھی شہید کر دیا۔ جرائم پیشہ عناصر نے شہید ہونیوالے چار پولیس اہلکاروں کی لاشیں بھی پولیس حکام کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا۔ مقامی ذرائع سے ملنے والی معلومات کے مطابق موبائل سروس معطل کر دی گئی ہے تاہم چھوٹو گینگ کے سربراہ غلام رسول عرف چھوٹو نے یرغمال بنائے گئے پولیس اہلکاروں کے قبضے سے ملنے والی وائرلیس سیٹ کے ذریعہ پولیس کے اعلیٰ حکام کو مخاطب کرتے ہوئے پولیس آپریشن فوری طور پر بند کرنے کا پیغام بھجوایا اور دھمکی دی کہ اگر آپریشن بند نہ کیا گیا تو یرغمال بنائے گئے تمام پولیس اہلکاروں کو ایک ایک کر کے قتل کر دیا جائے گا۔یہاں پر یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل بھی ان علاقوں میں جرائم پیشہ افراد کے خلاف سخت کارروائی کی ہدایت کی گئی مگر چند روز جاری رہنے کے بعد یہ آپریشن ختم کر دیا گیا جس کے باعث آج چھوٹو گینگ ایک مرتبہ پھر خوف و دہشت کی علامت بن گیا۔ اس خبر سے صوبے بھر کی عوام میں خوف وہراس پایا جاتا ہے لہٰذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس پر تھوڑی بات کرنا چاہوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں جی۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پچھلے دو تین سالوں میں وقفے وقفے سے چھوٹو ڈکیت گینگ کے بارے میں اور آج سے چار چھ ماہ پہلے بھی آپریشن ہوا اُس میں بھی کئی لوگ مارے گئے۔ چار سے چھ اضلاع تک پولیس ان کا پیچھا کرتی رہی لیکن ان عناصر کا قلع قمع نہ ہو سکا، ان عناصر کا خاتمہ نہ ہو سکا اب یہ سو سے ڈیڑھ سو ڈاکو ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے یہ تحریک پیش کر دی ہے اب ذرہ اُن کا جواب لے لیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں اس پر صرف یہ بات کرنا چاہوں گا کہ جواب تو وہ دے دیں گے، بحث کا مقصد تو یہ ہے کہ معزز ممبران اس پر اظہار خیال کرنا چاہتے ہیں۔ میں

نے تحریک التوائے کار پڑھ دی وہ جواب دے دیں گے اور جواب تو رانا صاحب روز دیتے ہیں اگر اُن کے جواب سے ہی معاملات ٹھیک ہو جاتے تو دیکھیں وہاں پر جو ایلیٹ فورس کے جوان ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! مجھے ایوان رولز کے مطابق چلانا ہے اُن کا جواب آنے دیں۔

قائدِ حزبِ اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! چلیں جواب دے دیں۔

تعزیت

راجن پور کچے کے علاقہ میں چھوٹو گینگ کے خلاف آپریشن میں شہید ہونے والے پولیس ملازمین کے لئے دعائے مغفرت

وزیر قانون و پارلیمانی امور: (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! محترم قائد حزب اختلاف نے یہ تحریک التوائے کار out of turn پیش کی ہے تو اس میں بالکل انہوں نے یہ تحریک پیش کی ہے تو اس پر میں جو بھی جواب دوں گا اور اس کے بعد اُن کو short statement یا اس پر بات کرنے کا اختیار حاصل ہو گا تو میں یہ چاہوں گا کہ اس سے پہلے کہ اس تحریک پر میں جواب دوں یا اس پر مزید بحث ہو ہمارے پولیس کے جو چھ جوان اس آپریشن میں شہید ہوئے ہیں اُن کے درجات کی بلندی کے لئے دعائے مغفرت ہونی چاہئے اور ہمارے جو Law Enforcing Agencies کے لوگ وہاں پر ان جرائم پیشہ افراد کے خلاف ریاستی رٹ کو مؤثر کرنے کے لئے برسرِ پیکار ہیں اُنہیں اس ایوان کی طرف سے مکمل تائید اور حمائت کا یقین دلایا جانا چاہئے۔ اس پر دُعا کروا دیں اُس کے بعد میں اپنا جواب عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شہید اہلکاروں کے لئے مغفرت کی جائے۔

(اس مرحلہ پر پولیس کے چھ شہید اہلکاروں کے لئے جو کچا کے علاقہ میں چھوٹو گینگ سے مقابلہ کرتے ہوئے شہید ہوئے اُن کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! اس تحریک میں جو معاملہ اُٹھایا گیا ہے یقیناً یہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور یہ جو راجن پور اور رحیم یار خان ڈسٹرکٹس میں کچے کا ایریا ہے یہ کوئی تقریباً تین سے پانچ کلو میٹر چوڑائی اور کوئی بعض جگہوں سے دس سے پندرہ کلو میٹر لمبائی میں یہ ایریا موجود ہے اور اس ایریا میں جو access ہے وہ کسی بھی جرائم پیشہ گروہ کے قبضے یا اُس کی strength کی وجہ سے نہیں بلکہ اُس علاقے کی جو پوزیشن ہے کہ جہاں پر وہ جس طرح کا دلدلی علاقہ ہے، وہاں پر جس طرح کے جنگلات ہیں، وہاں پر جس طرح سے چھوٹے چھوٹے Islands بنے ہوئے ہیں کہ ارد گرد گہرا

پانی ہے اور درمیان میں تھوڑا سا ایریا دلدل خشکی کا ہے اُس کے بعد پھر آگے ہے تو اُس علاقے کی جو پوزیشن ہے اُس پوزیشن کی وجہ سے اُس علاقے میں جو access ہے وہ ایک کافی مشکل امر رہا ہے۔ اس وقت بھی کافی مشکل امر ہے اس سے پہلے جس طرح سے محترم قائد حزب اختلاف نے کہا کہ کئی بار یہ کوششیں ہوئی ہیں اور اِن کوششوں میں کامیابی اس وجہ سے نہیں ہوتی رہی کہ پولیس نے یا Law Enforcing Agencies نے ایک دفعہ وہاں پر آپریشن کیا اور وہ جب اس طرف سے آپریشن ہوتا ہے تو وہ بلوچستان کی طرف چلے جاتے ہیں، اُس طرف سے آپریشن ہوتا ہے تو وہ سندھ کی طرف چلے جاتے ہیں، تیسری طرف سے آپریشن ہوتا ہے تو وہ پہلی طرف آجاتے ہیں تو اس وجہ سے اُن کو کسی نہ کسی طرح سے یہ سہولت یا موقع ملتا رہا ہے۔

جناب سپیکر! اس مرتبہ اس بات کو باقاعدہ عسکری اور سیاسی لیڈر شپ لیول پر اس معاملے کو طے کیا گیا کہ نہ صرف اس علاقے میں آپریشن ہو گا بلکہ آپریشن کے بعد وہاں پر پورے علاقے کو باقاعدہ پولیس فورس hold کرے گی۔ اس مقصد کے لئے باقاعدہ ایک ہزار پولیس کے جوانوں کو چھ ماہ تک specific training دی گئی ہے کہ جب اس علاقے کو clear کر دیا جائے گا تو وہ اس علاقے کو hold کریں گے۔ اس ٹریننگ میں دو ریٹائرڈ آرمی کے انتہائی careered officers کو induct کیا گیا، ایلیٹ فورس میں specific training کروائی گئی اور اس ٹریننگ کے بعد وہ دونوں کرنل صاحبان اس فورس کو لیڈ کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ راجن پور اور رحیم یار خان کے ڈی پی اوز، آر پی او لیڈ کر رہے ہیں اور آئی جی صاحب وہاں تقریباً ایک ہفتے سے موجود ہیں۔ جو وہاں پر پلاننگ ہوئی ہے اور یہ پلاننگ کسی political level پر نہیں ہوئی بلکہ جو موقع پر field commanding officers ہوتے ہیں چونکہ یہ ایک professional معاملہ ہوتا ہے اس لئے انہوں نے اپنے professional experience کی بنیاد پر کرنا ہوتا ہے، اس پلاننگ کے تحت اگر کسی جگہ پر کوئی weakness deduct ہو گی تو وہ ایک علیحدہ امر ہے کہ اس کا for future بہتری کے لئے نوٹس لیا جائے گا لیکن اس میں سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ جو لوگ اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر آگے آپریشن کے لئے جائیں تو وہ نیتاً اس میں کوئی کمی کوتاہی رہنے دیں۔ وہاں پر جو پلاننگ ہوئی اُس کے مطابق یہ ایریا جو تین سے پانچ کلومیٹر ضرب دس سے پندرہ کلومیٹر بنتا ہے اس پورے ایریے کو cordon off کیا گیا اور باقاعدہ ایک ٹیکنیکل اور professional طریقے سے تقریباً 46 کے قریب بڑی اور دس سے پندرہ چھوٹی picketing points کو identify کیا گیا۔ وہاں پر picketing لگائی گئی اور اس علاقے کو پوری طرح سے cordon

off کرنے میں تقریباً آٹھ سے دس دن لگے۔ اس کے بعد یہ field level پر فیصلہ ہوا کہ اس علاقہ میں ایلیٹ فورس access کرے گی، enter ہو گی اور ایلیٹ فورس کو یا تو رینجرز مارٹر فائرنگ کا cover دیا جائے گا یا پھر ائرگن شپ ہیلی کاپٹر کا cover دیا جائے گا۔ اب اس فیصلے کو یہاں پر discuss کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی میں سمجھتا ہوں کہ یہاں کسی قسم کا کوئی تبصرہ یا تنقید کرنا مناسب ہو گا۔ یہ فیصلہ ہوا کہ ایلیٹ فورس اس ایریا کو enter access کرے گی اور انہیں رینجرز مارٹر فائرنگ کا coverage دیا جائے گا۔ وہاں رینجرز مارٹر فائرنگ کا cover دیا گیا اور دو دن قبل یعنی ایک رات چھوڑ کر جو اس سے پچھلی رات تھی اس میں سات سو گولہ فائر کیا گیا اور اس firing cover میں ایلیٹ فورس نے اس علاقے میں تین سائڈ سے access کیا۔ ایلیٹ فورس تین سائیڈ سے enter ہوئی، دو سائیڈ سے ان کی انٹری کامیاب ہوئی اور انہوں نے ان جرائم پیشہ عناصر کو پیچھے دھکیلا اور وہاں پر اپنا base قائم کیا۔ ایک سائیڈ سے یہ incident پیش آیا کہ جب ہمارے پچیس تیس کے قریب نوجوان کافی ایریا آگے چلے گئے اور انہیں اس طرح سے محسوس ہوا کہ جیسے یہ ایریا بالکل خالی ہے اور اس ایریے میں کوئی بھی موجود نہیں ہے تو وہاں ان کے بنکرز تھے، وہ جنگلات کے علاقے میں اس طرح سے چھپے ہوئے تھے کہ ہماری فورس کو اس بات کا پتا نہیں چل سکا اور انہوں نے ان کو گھیرے میں لے لیا۔ ہمارے ان جوانوں نے گھیرے میں آنے کے باوجود اپنی آخری گولی تک ان کا مقابلہ کیا کیونکہ جو فورس جاتی ہے، ابھی یہاں یہ بھی بات ہوئی ہے حالانکہ میں سمجھتا ہوں کہ اس قسم کا تبصرہ اور analysis مناسب نہیں ہے کہ ان کے پاس صرف ڈیڑھ ڈیڑھ سو round تھا۔ اب یہ ایک طے شدہ SOP ہے کہ ایک سپاہی پانچ میگزین carry کرتا ہے، پانچ سے زیادہ میگزین carry کر نہیں سکتا۔ bullet proof جیکٹس سب کے پاس تھیں، bullet proof ہیلمٹ سب کے پاس تھے اور یہ بات بالکل ٹھیک ہے کہ پانچ میگزین میں ڈیڑھ سو فائر ہی آتا ہے۔ اگر یہ ہتھیار پھینک دیتے یا ویسے ہی یرغمال بن جاتے تو پھر یہ شہید کیوں ہوتے؟ ان لوگوں نے وہاں پر اُس وقت تک مقابلہ کیا جب تک ان کے پاس آخری گولی تھی۔ اس مقابلے میں پانچ جرائم پیشہ افراد ہلاک ہوئے جن میں ایک سرغنہ بھی شامل ہے جبکہ ہمارے چھ جوان شہید اور چار زخمی ہوئے۔ اب "چھوٹو گینگ" کا یہ مطالبہ ہے کہ ہمیں access دے دیں جس طرح پہلے وہ کبھی سندھ کی طرف کبھی بلوچستان کی طرف نکل جاتے تھے اب ان کا کہنا ہے کہ ہمیں access دے دیں۔ ہماری عسکری قیادت کی طرف سے، سیاسی قیادت کی طرف سے فیصلہ ہوا اور وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ اس آپریشن کو ہر قیمت پر کامیاب کرنا ہے، اس علاقے کو ہر قیمت پر clear کرنا ہے۔ ہماری فورسز نے اس علاقے کو نہ صرف

clear کرنا ہے بلکہ وہاں پر hold بھی کرنا ہے۔ جرائم پیشہ عناصر کی طرف سے ہتھیار پھینکنے سے کم کسی قسم کی کوئی negotiation یا مذاکرات نہیں ہوں گے۔ اس علاقے کو جو cordon off کیا ہوا تھا وہاں پر ہماری ایلیٹ فورس اور پولیس فورس موجود ہے ان کے back up پر رینجرز بھی موجود ہے۔ رات بھی وہاں پر ان کے ساتھ تین جگہ پر encounter ہوا ہے۔ انہوں نے تین جگہ سے اس علاقے سے access کرنے کی کوشش کی ہے جسے ہماری Law Enforcing Agencies نے ناکام کیا ہے اور ان کو گھیرے میں لیا ہوا ہے۔ Law Enforcing Agencies کی قیادت اس علاقے میں موجود ہے اور اس operational area میں موجود ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اجلاس کا وقت آدھ گھنٹہ کے لئے بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! وہاں پر آپریشن جاری ہے اس لئے اس سے زیادہ بات کرنی مناسب نہیں ہے آپریشن in progress ہے اور اس کو کسی قیمت پر بھی off نہیں کیا جائے گا۔ اگلے چوبیس، اڑتالیس گھنٹوں میں اس صوبے کے عوام اور پاکستان کے عوام یہ خوش خبری سنیں گے کہ ان جرائم پیشہ عناصر کا قلع قمع کر دیا گیا ہے اور اس علاقے میں ریاست کی writ کو قائم کیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں اس مرحلے پر اس معزز ایوان کا جس طرح سے ان شہداء کی درجات کی بلندی کے لئے دعا کی گئی ہے اور ان تمام Law Enforcing Agencies کو جس میں پولیس شامل ہے، جس میں رینجرز شامل ہے، جس میں پاک فوج شامل ہے ان سب کو اس ایوان نے اپنی مکمل تائید اور حمایت کی یقین دہانی کروائی ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ اس موقع پر ہمیں ان nitty-gritties میں نہیں جانا چاہئے بلکہ ہمیں اپنے جوانوں کا حوصلہ بڑھانا چاہئے جو آدمی اپنے ملک کے عوام کی حفاظت اور اپنی ریاست کی rite کے لئے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر قربانی اور کیا ہو سکتی ہے اور اس سے بڑھ کر زیادہ dedication کیا ہو سکتی ہے۔ ہمیں اس موقع پر انہیں اپنی مکمل تائید اور حمایت کی یقین دہانی کرانی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری Law Enforcing Agencies کامیاب ہوں گی اور ان جرائم پیشہ عناصر کا قلع قمع کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! فرمائیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ جو جوان وہاں پر اپنی جانیں ہتھیلی پر رکھ کر اُن عناصر کے خلاف جدو جہد کر رہے ہیں ہم سب انہیں سلام پیش کرتے ہیں لیکن مجھے وزیر قانون کی اس منطق کی سمجھ نہیں آئی کہ nitti-gritty میں پڑنے کی بجائے آپ ان کے حوصلے بڑھائیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ اس حکومت کا نواں سال ہے۔ یہ آپریشن جو اٹھارہ دن پہلے شروع کیا گیا ہے تو آٹھ سال پہلے کیوں شروع نہیں ہوا؟ پانچ سال پہلے کیوں شروع نہیں ہوا اور دو سال پہلے شروع کیوں نہیں ہوا؟ ان چیزوں کا منظر عام پر آنا اور expose ہونا انتہائی ضروری ہے کہ ایک ایسی حکومت میں وہ سرپرست کون ہے؟ کیا حکومت کو نہیں پتا کہ آج سے ایک سال پہلے میلسی کے اندر کئی لوگ مارے گئے، کہا گیا کہ اس کو گھیرے میں لے لیا اور پھر وہ گھیرا توڑ کر نکل گیا۔ بھائی! اس کے نکل جانے کے بعد یہ کہتے ہیں کہ۔۔۔

(اذان جمعہ)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان بھی پچھلے آٹھ سالوں سے وزیر ہیں اور یہ حکومت بھی قائم ہے، جب یہاں پر ضرب عضب کی بات ہوئی اور نیشنل ایکشن پلان بنا اور یہ طے پایا کہ across the board پورے ملک کے اندر جہاں بھی اس طرح کی دہشت گردی، اس طرح کی ڈکیتی، رہزنی اور اغواء کی وارداتیں ہوں گی تو وہاں پر رینجرز اور فوج کو بھی طلب کرنا پڑا تو ان کی مدد سے آپریشن کیا جائے گا۔ سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ پچھلے آٹھ سال سے یہ مسلسل حکومت میں ہیں ویسے آپ تیس سال لگا لیں تو ان کے علم میں نہیں آیا کہ پنجاب کا یہ حصہ اور یہ تین چار ضلعے جس میں یہ خود admit کر رہے ہیں کہ تین سے پانچ کلو میٹر کی پٹی ہے یا آٹھ سے دس کلو میٹر کی پٹی ہے۔ مجھے ہنسی بھی آ رہی تھی اور رونا بھی آ رہا تھا کہ ہم ادھر سے آپریشن کرتے ہیں تو وہ اُدھر چلے جاتے ہیں اور اُدھر جاتے ہیں تو وہ ادھر آ جاتے ہیں تو کیا یہ لاء منسٹر صاحب کے standard کی بات ہے اور کیا انہیں اس طرح کی بات کرنی چاہئے؟ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ آہنی ہاتھوں کے ساتھ ان کو کیوں نہیں کچلا گیا؟ یہ سب اچھا کی رٹ آتی رہی اور اسمبلی میں بیٹھ کر وزیر اعلیٰ ہو یا وزیر قانون ہو good governance کی مثالیں دیتے ہوئے اور لوگوں کے جان و مال کی تحفظ کی دُہائی دیتے ہوئے کہ ہم سب سے اعلیٰ محافظ ہیں اور پنجاب کے اندر ہر طرح کا امن ہے ان کی زبان نہیں تھکتی۔ ہم اتنا راگ الاپتے رہے اور یہاں پر بار بار تمام political parties یہ دُہائی دیتی رہیں کہ خدا کے لئے ساؤتھ پنجاب کے اندر دہشت گردوں کے

نیٹ ورک ہیں، جرائم پیشہ عناصر کے نیٹ ورک ہیں، ان کو غیر ملکی ایجنسیاں اسلحہ دے رہی ہیں اور کالعدم تنظیموں کے ساتھ یہاں کے لوگ رابطے میں ہیں لیکن ان کے کان پر جوں نہیں رینگی۔ یہ پہلو تہی کرتے رہے اور یہ آئیں بائیں کرتے رہے ان کی حتی الوسع کوشش رہی کہ یہ آپریشن نہ ہونے پائے، اس کو delay کیا جائے اور جتنا delay ہو سکتا تھا انہوں نے کیا۔ اگر گلشن اقبال پارک کا سانحہ نہ ہوتا تو شاید اب بھی آپریشن کی نوبت نہ آتی۔ جب یہ سانحہ ہوا ہے تو پھر فوری طور پر رینجر اور فوج نے بیٹھ کر یہ فیصلہ کیا اور اب یہ کہتے پھریں کہ ہم مل کر کر رہے ہیں لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے ادارے فوج اور رینجر کو appreciate کرنا چاہئے کہ جنہوں نے اس میں lead لی اور پھر انہیں بادل نخواستہ ان کے ساتھ چلنا پڑا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! پولیس کو بھی کریڈٹ دیں۔ ان کے بھی چھ جوان شہید ہو گئے ہیں اور ان کو بھی کریڈٹ جانا چاہئے۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! میں نے سب سے پہلے ان کو سلام پیش کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر اب فوج آئی ہے تو وہ کام کر بھی رہے ہیں اور کریں گے بھی لیکن اب تک جو حالات ہیں، اس پر انتہائی ill plan, ill competency، مشتاق سکھیرا صاحب جو آئی جی بنے پھرتے ہیں وہ ان سارے لوگوں کو ساتھ لے کر اپنے بندے مروانے کے لئے ڈاکوؤں کے پاس وہاں بھیج دیا ہے۔ انہوں نے وہاں جو بُلٹ پروف جیکٹس پہنی ہیں وہ میڈیا صبح سے دکھا رہا ہے۔ یہ پھٹی پرانی بُلٹ پروف جیکٹس بار بار دکھا رہے ہیں۔ میں دس چینلز پر دیکھ کر آیا ہوں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! بہت شکریہ۔ میرے پاس آرڈر ہے۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No.PAP/Legis-1(72)/2016/1407. Dated: 15th April. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information:

In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Malik Muhammad Rafique Rajwana,** Governor of the Punjab, hereby prorogue Provincial Assembly of the Punjab with effect from 15 April 2016 (Friday) after the conclusion of the proceedings of the Assembly on that day.

Dated Lahore, the 14th April 2016

MALIK MUHAMMAD RAFIQUE RAJWANA
GOVERNOR OF THE PUNJAB"

INDEX

PAGE NO.

A

AAMAR SULTAN CHEEMA, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Fake shortage of medicines of Thalassaemia and other diseases 1020
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016 1186
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
1012
-ADJOURNMENT MOTIONS NO. 374 AND 728 OF 2014 1116
982
questions REGARDING-
-Recruitment of stenographers in S&GAD *(Question No. 1205)* 974
-Sanctioned parking stands in Sargodha *(Question No. 3058*)*
-Worst condition of Bhagtanwala road district Sargodha *(Question No. 2896*)* 1038
QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 13th April, 2016
ABU HAFS MUHAMMAD GHIYAS-UD-DIN, MR.
-Leave of absence 910
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Demand for doing affective operation against Chhoto gang in Kacha area of Rajanpur 1259
-Disclosure of corruption of millions of rupees in Higher Education Department 1128
-Disclosure of neurosurgery by a quack neuro surgeon in Services Hospital Lahore 1124
-Fake shortage of medicines of Thalassaemia and other diseases 1020
-Heavy loss to farmers in villages of Jhang, Toba Tek Singh and Khanewal due to uprising of Tarimo and Sadhnai Link Canals 1130
-Loss of crops due to hailing in most of villages of Multan 1022
-Non-issuance of Roll No. slips by Educational Board Gujranwala due to fault in computer system 1126
-Sale of unhygienic water as mineral water 1129
-Study of syllabus against policy in schools of Labour Department 1243
AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-
-12th, 13th, 14th &15th April, 2016 857,939,1073,1205
AGRICULTURE DEPARTMENT-

PAGE NO.

questions REGARDING- 1221

-Agricultural Farm tehsil Gojra *(Question No. 6456*)* 1228

-BUSINESS AND RATES OF CERTIFIED SEED *(QUESTION NO. 6942*)* 1213

-FIXATION OF PRICE OF RICE BY GOVERNMENT *(QUESTION NO. 5931*)* 1210

-MARKET COMMITTEE TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 6284*)* 1233

-Rehabilitation of water logged and salt affected soil in Lahore *(Question No. 7137*)* 1237

-Sanctioned posts in Agriculture Department district Narowal *(Question No. 1180)* 1217

-Shifting of Grain Market Toba Tek Singh *(Question No. 6285*)* 1225

-Vegetable, fruit and grain markets in tehsil Faisalabad *(Question No. 6585*)* 1239

-Water courses in PP-73 district Chiniot *(Question No. 1283)*

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

point of order REGARDING- 1241

-CONSTRUCTION OF GRAIN MARKET IN PAKPATTAN 955

question REGARDING-

-Encroachments at Yateem Khana Chowk Lahore *(Question No. 2680*)*

AHMED KHAN BHACHER. MR.

BILL *(Discussed upon)*-

-The Punjab Forest (Amendment) Bill 2016 1148

question REGARDING-

-Sanction of projects of Local Government in PP-45 Mianwali *(Question No. 1786*)* 987

AHMED SAEED, QAZI

question REGARDING-

-Steps taken for vacation of government quarters in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1229)* 1117

AKHTAR ALI, BAO

question REGARDING- 904

PAGE NO.

-State land in Lahore *(Question No. 6000*)*

ALA-UD-DIN, SHEIKH

point of order REGARDING- 1015

-Demand for telecasting the proceedings of the House at TV channels 1097

question REGARDING- 1255

-Book Bank in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)*

ZERO HOUR regarding- 927

-Demand for provision of edibles to deserving persons at less price

-Exploitation of Foreign Exchanege Companies and Banks by Police in the name of security

ALI ASGHAR MANDA, ADVOCATE, CH. *(Parliamentary Secretary for S & GAD)*

Answers to the questions REGARDING-

-Details about advertisements for getting land on public partnership basis published by Punjab Government Servants Housing Foundation *(Question No. 6261*)* 1079

-Details about amount of Group Insurance of Government Servants died during service *(Question No. 7122*)* 1091

-Insurance deducted of Government Servants during last five years *(Question No. 7109*)* 1090

-Payment of amount of Group Insurance to Government Servants died during service *(Question No. 7124*)* 1093

-Payment of Group Insurance to Government Servants *(Question No. 6787*)* 1085

-Problem of in time payment of insurance to Government Servants at retirement *(Question No. 7108*)* 1088

AMANAT ULLAH KHAN SHADI KHEL, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Starred Questions No. 3529 and 3690 of 2014 and 4400 of 2015 asked by Mr. Amjad Ali Javed, MPA (PP-86) 1240

-Starred Question No. 3254 of 2014 asked by Ch. Iftikhar Hussain Chhachhar MPA, (PP-188) 1240

AMJAD ALI JAVAID, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Disclosure of neurosurgery by a quack neuro surgeon in Services Hospital Lahore 1124

DISCUSSION On- 1253

-ANNUAL REPORT OF PUNJAB BAIT UL MAAL FOR

PAGE NO.

2013 1221

questions REGARDING- 1109

-Agricultural Farm tehsil Gojra *(Question No. 6456*)* 901

-Details about Benevolent Fund of gazetted and non-gazetted government servants *(Question No. 859)* 1210

-Grant of proprietary rights of state land *(Question No. 5651*)* 1084

1217

-MARKET COMMITTEE TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 6284*)*

-Payment of Group Insurance to Government Servants *(Question No. 6787*)* 1258

-Shifting of Grain Market Toba Tek Singh *(Question No. 6285*)*

zero hour REGARDING-

-Charging of illegal Token fee by administration of Government Faridia Post Graduate College Pakpattan

ASHFAQ SARWAR, RAJA *(Minister for Labour & Human Resources)*

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Study of syllabus against policy in schools of Labour Department 1243

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

questions REGARDING- 899

-Flood victims in Gujranwala Division *(Question No. 5558*)*

-Funds spent under the head of patch-work of roads in Gujranwala *(Question No. 2865*)* 992

-Installation of traffic signals in Gujranwala *(Question No. 2869*)* 993

AYSHA GHAUS PASHA, DR. *(Minister for Finance)*

Pre-budget- 1042

-Discussion for the year 2016-17

AZMA ZAHID BUKHARI, MRS.

question REGARDING- 957

-Construction of Gulshan-e-Iqbal Gujranwala *(Question No. 2764*)*

B

BAHADAR KHAN MAIKAN, SARDAR

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-To revisit the Agriculture Affairs Policy in the Province 1136

BILLS-

	PAGE NO.
-The Fort Monroe Development Authority Bill 2015 *(Considered and passed by the House)*	1056-1065
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)*	1049-1052
-The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 *(Introduced in the House)*	1143
-The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 *(Considered and passed by the House)*	1067-1069
-The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)*	1197-1200
-The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016 *(Considered and passed by the House)*	1185-1196
-The Punjab Flood Plain Regulation Bill 2016 *(Considered and passed by the House)*	1153-1166
-The Punjab Forensic Agency (Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)*	1052-1055
-The Punjab Forest (Amendment) Bill 2016 *(Considered and passed by the House)*	1144-1153
-The Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016 *(Considered and passed by the House)*	1065-1067
-The Punjab Marriage Functions Bill 2015 *(Considered and passed by the House)*	1177-1185
-The Punjab Vigilance Committee Bill 2016 *(Considered and passed by the House)*	1166-1177

C

Call attention Notice REGARDING

-Details about deaths in Gulshan-e-Iqbal Park Lahore in result of suicide attack 1137

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB

-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

D

DISCUSSION On-

-Annual report of Punjab Bait ul Maal for 2013 1249

E

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-Adjournment Motions No. 1198 of 2014 moved by Mr. Amjad Ali Javed, MPA and 839 of 2015 moved by Mrs. Azma Zahid Bukhari, MPA 915

PAGE NO.

-Adjournment Motions No. 374 and 728 of 2014 1012
-Privilege Motions No.12 of 2013, No.20, 31 of 2014, No. 1,5,12,14,17 to 22, 25 and 27 of 2015 and No.2 to 6 of 2016 1008
-Question No.2338 of 2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA 1010
-Question No. 7051/2015 asked by Ch. Ashraf Ali Ansari, MPA (PP-13) 1134
-Special Audit report for the year 2008-09 914
-Starred Questions No. 6302 of 2016 asked by Mian Muhammd Rafique, MPA 1009
-Starred Questions No. 3529 and 3690 of 2014 and 4400 of 2015 asked by Mr. Amjad Ali Javed, MPA (PP-86) 1240
-Starred Question No. 3254 of 2014 asked by Ch. Iftikhar Hussain Chhachhar MPA, (PP-188) 1240
-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 6 of 2016) 917
-The issue of LDA employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig, raised in reply of Starred Question No. 269 asked by Mrs. Ayesha Javed, MPA 1011
-The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 39 of 2015) 917
-The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 41 of 2015) 917
-The Punjab Maintenance of Public Order Bill 2016 (Bill No. 16 of 2016) 1135
-The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No. 9 of 2016) 1009
-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) 917
-To revisit the Agriculture Affairs Policy in the Province 1136

f

FAISAL FAROOQ CHEEMA, CH.

question REGARDING-

-Government steps for rehabilitation of victims of heavy rains in Sargodha *(Question No. 6657*)* 908

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

questions REGARDING-

-Allotment of government residences in Lahore *(Question No. 1284)* 1118
-Details about towns in Lahore *(Question No. 2927*)* 997
-Out of turn allotment of government residences in Lahore during last three years *(Question No. 1285)* 1119

FAIZA MUSHTAQ, MRS.

Pre-budget-

-Discussion for the year 2016-17 1036

FAIZAN KHALID VIRK, MR.

question REGARDING- 953

PAGE NO.

-Details about street lights of Saadi Park Mozang Lahore *(Question No. 2579*)*

FARRUKH JAVED, DR. *(Minister for Agriculture)*

Answers to the questions REGARDING- 1222

-Agricultural Farm tehsil Gojra *(Question No. 6456*)* 1229

1214

-BUSINESS AND RATES OF CERTIFIED SEED *(QUESTION NO. 6942*)* 1210

1234

-FIXATION OF PRICE OF RICE BY GOVERNMENT *(QUESTION NO. 5931*)* 1237

1218

-MARKET COMMITTEE TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 6284*)* 1225

1239

-Rehabilitation of water logged and salt affected soil in Lahore *(Question No. 7137*)*

-Sanctioned posts in Agriculture Department district Narowal *(Question No. 1180)*

-Shifting of Grain Market Toba Tek Singh *(Question No. 6285*)*

-Vegetable, fruit and grain markets in tehsil Faisalabad *(Question No. 6585*)*

-Water courses in PP-73 district Chiniot *(Question No. 1283)*

FARZANA NAZIR, DR.

Pre-budget- 1040

-Discussion for the year 2016-17

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)*-**

-On martyrdom of Police Employees during operation against Chhoto Gang in Kacha Rajanpur 1261

Fatima Fariha, Mrs. 913

-Leave of absence

FOZIA AYUB QURESHI, MRS.

question REGARDING- 994

-Number of recreation parks in district Bahawalpur *(Question No. 2903*)*

h

HINA PERVAIZ BUTT, MISS.

questions REGARDING- 998

PAGE NO.

-Chemical factories in residential areas in Lahore *(Question No. 3038*)* 999
-Ejectment of heads of cattle from Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 3076*)* 902
-Flood victimized land in Sargodha division *(Question No. 5833*)*
-Flood victims in PP-28 Sargodha and government aid to the victims *(Question No. 6537*)* 906

I

IJAZ AHMAD ACHLANA, MEHR *(Parliamentary Seceretary for Home)*
ZERO HOUR regarding-
-Exploitation of Foreign Exchanege Companies and Banks by Police in the name of security 929

IMRAN NAZIR, KHAWAJA *(Parliamentary Secretary for Health)*
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-
-Fake shortage of medicines of Thalassaemia and other diseases 1020

INAM ULLAH KHAN NIAZI, MR.

point of order REGARDING- 1018
-Demand for telecasting the proceedings of the House at TV channels 1013

Privilege motion REGARDING-
-Improper behaviour of DPO Mianwali with MPA

K

KHADIJA UMAR, MRS.
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Punjab Flood Plain Regulation Bill 2016 1156
-The Punjab Forest (Amendment) Bill 206 1145
-The Punjab Marriage Functions Bill 2015 1178
-The Punjab Vigilance Committee Bill 2016 1167

questions REGARDING- 1102
-Expenditures of Estate Office in S&GAD Lahore *(Question No. 5585*)* 1104
-Foreign tours of Government Officers *(Question No. 5586*)*

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

questions REGARDING- 1006
-Construction and repair of roads of Depalpur district Okara *(Question No. 3205*)* 1005
-Details about metaled and rough roads of PP-193 Okara *(Question No. 3204*)*

PAGE NO.

L

LEADER OF OPPOSITION
-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian
LEAVE OF ABSENCE OF-
-Abu Hafs Muhammad Ghiyas-ud-Din, Mr. 910
913
-FATIMA FARIHA, MRS. 912
-Mansab Ali Khan, Rai 912
-Mazhar Abbas Ran, Malik 912
-Muhammad Ali Khokhar, Malik 911
-Muhammad Arif Abbasi, Mr. 914
-Muhammad Ashraf, Ch. 913
-Muhammad Ilyas Chinioti, Al Haj 910
-Muhammad Zahoor Anwar, Malik 912
-Najma Afzal Khan, Dr. 911
-Nighat Intisar, Mrs. 913
-Shabeena Zikria Butt, Mrs. 910
-Sultana Shaheen, Mrs. 911
-Tahia Noon, Mrs.

	PAGE NO.
Local Government & Community Development Department-	
questions REGARDING-	967
-Applications received for eradication of encroachments in Lahore	999
(Question No. 2849)*	1003
-Budget of City District Government Sahiwal *(Question No. 3085*)*	998
-Budget of Nashtar Town Lahore *(Question No. 3155*)*	960
-Chemical factories in residential areas in Lahore *(Question No. 3038*)*	
-Cleaning of drains in Daska City district Sialkot *(Question No. 2768*)*	980
-Construction and repair of road from Dhok Shadi to Warra Ahmed,	1001
district Gujrat *(Question No. 3049*)*	1006
-Construction and repair of roads in district Sahiwal *(Question No. 3098*)*	969
-Construction and repair of roads of Depalpur district Okara *(Question No. 3205*)*	
-Construction of dilapidated roads in district Gujrat *(Question No. 2892*)*	947
-Construction of drain at both sides of Pasror Road Daska	957
(Question No. 1906)*	945
-Construction of Gulshan-e-Iqbal Gujranwala *(Question No. 2764*)*	
-Cycle stand in Baghbanpura Lahore *(Question No. 1704*)*	988
-Damages caused by installation of mobile phone towers in residential	1005
areas of Lahore *(Question No. 2324*)*	950
-Details about metaled and rough roads of PP-193 Okara *(Question No. 3204*)*	
-Details about mobile phone towers in district Lahore *(Question No. 2234*)*	953
-Details about street lights of Saadi Park Mozang Lahore	997
(Question No. 2579)*	944
-Details about towns in Lahore *(Question No. 2927*)*	999
-Development budget of TMA Shalamar Town, Lahore *(Question No. 1671*)*	988
-Ejectment of heads of cattle from Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 3076*)*	955
-Encroachments in Baghbanpura Bazar Lahore *(Question No. 1434*)*	
-Encroachments at Yateem Khana Chowk Lahore *(Question No. 2680*)*	992
-Funds spent under the head of patch-work of roads in Gujranwala	1002
(Question No. 2865)*	993
-Income and expenditures of TMAs of Faisalabad *(Question No. 3100*)*	
-Installation of traffic signals in Gujranwala *(Question No. 2869*)*	990
-Non-selling of beaf and mutton at rates fixed by government	994
(Question No. 2337)*	962
-Number of recreation parks in district Bahawalpur *(Question No. 2903*)*	985
-Parking stands in Toba Tek Singh *(Question No. 2800*)*	
-Patch-work of roads in PP-144 Lahore *(Question No. 1282*)*	985
-Provision of budget to dispensaries in PP-144 and 145 Lahore	
(Question No. 1176)*	1004
-Provision of development funds in Uhanabad, Lahore	
(Question No. 3157)*	977
-Reconstruction of roads of Gulberg-III L Block, Lahore	
	987

PAGE NO.

(Question No. 2913*) 982
-Sanction of projects of Local Government in PP-45 Mianwali
(Question No. 1786*) 991
-Sanctioned parking stands in Sargodha (Question No. 3058*)
-Water filtration plants installed in Rawal Town Rawalpindi 974
(Question No. 2376*) 972
-Worst condition of Bhagtanwala road district Sargodha
(Question No. 2896*)
-Worst condition of sewerage system in Gujrat (Question No. 2893*)

LUBNA FAISAL, MRS.

questions REGARDING-
-Government residences in Shadman GOR-III, Lahore 1106
(Question No. 683)
-Non-selling of beaf and mutton at rates fixed by government 990
(Question No. 2337*)

M

MANAN KHAN, MR.

question REGARDING-
-Sanctioned posts in Agriculture Department district Narowal 1237
(Question No. 1180)

MANSAB ALI KHAN, RAI
-Leave of absence 912

MAZHAR ABBAS RAN, MALIK
-Leave of absence 912
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Loss of crops due to hailing in most of villages of Multan 1022

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN (Leader of Opposition)
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand for doing affective operation against Chhoto gang in Kacha area of Rajanpur 1259

Call attention Notice REGARDING
1137
-DETAILS ABOUT DEATHS IN GULSHAN-E-IQBAL PARK LAHORE IN RESULT OF SUICIDE ATTACK 1251
DISCUSSION On- 1017
-ANNUAL REPORT OF PUNJAB BAIT UL MAAL FOR 2013 924

PAGE NO.

point of order REGARDING-
-Demand for telecasting the proceedings of the House at TV channels

Resolution REGARDING-
-Demand for reconstitution of Pakistan Cricket Board at merit

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-
-Disclosure of corruption of millions of rupees in Higher Education Department 1128
-Non-issuance of Roll No. slips by Educational Board Gujranwala due to fault in computer system 1126

MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Farrukh Javed, Dr.

MINISTER FOR FINANCE
-See under Aysha Ghaus Pasha, Dr.

MINISTER FOR LABOUR & HUMAN RESOURCES
-See under Ashfaq Sarwar, Raja

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana

Minister for Mines & Minerals/Local Government & Community Development
-See under Sher Ali Khan, Mr.

MOTION regarding-
-Continuance of consideration of the Punjab Commission on the Status of Women 1196

MUHAMMAD AFZAL, DR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Sale of unhygienic water as mineral water 1129
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Question No. 7051/2015 asked by Ch. Ashraf Ali Ansari, MPA (PP-13) 1134

MUHAMMAD AFZAL, RANA
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-The Punjab Maintenance of Public Order Bill 2016 (Bill No. 16 of 2016) 1135

MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Adjournment Motions No. 1198 of 2014 moved by Mr. Amjad Ali Javed, MPA and 839 of 2015 moved by Mrs. Azma Zahid Bukhari, MPA 915

MUHAMMAD ALI KHOKHAR, MALIK
-Leave of absence 912

PAGE NO.

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

-LEAVE OF ABSENCE 911

point of order REGARDING-

-Non-availability of books of 9th & 10th Classes in Rawalpindi 909

QUESTION regarding-

-Water filtration plants installed in Rawal Town Rawalpindi *(Question No. 2376*)* 991

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 14th April, 2016 1149

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

QUESTIONS regarding-

-BUSINESS AND RATES OF CERTIFIED SEED *(QUESTION NO. 6942*)* 1228

-Computerization of record of land revenue *(Question No. 5045*)* 892

-Land of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3562*)* 867

MUHAMMAD ASHRAF, CH.

-Leave of absence 914

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING-

-Cleaning of drains in Daska City district Sialkot *(Question No. 2768*)* 960

-Construction of drain at both sides of Pasror Road Daska *(Question No. 1906*)* 947

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN

questions REGARDING-

-Bills against electricity and telephones of officers and Ministers residing in GOR-I Lahore *(Question No. 2154*)* 1100

-Demolishing the houses in Kachi Abadi Choudhri Colony Lahore *(Question No. 1856*)* 885

-Motor vehicles in S&GAD *(Question No. 1032)* 1112

-Motor vehicles in use of ministers and advisers *(Question No. 1033)* 1113

MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

question REGARDING-

-Parking stands in Toba Tek Singh *(Question No. 2800*)* 962

MUHAMMAD ILYAS ANSARI, HAJI *(Parliamentary Secretary for Social Welfare & Bait-ul-Maal)*

DISCUSSION On-

PAGE NO.

-ANNUAL REPORT OF PUNJAB BAIT UL MAAL FOR 2013 1249

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ
-Leave of absence 913

question REGARDING-
-Water courses in PP-73 district Chiniot *(Question No. 1283)* 1239

MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Privilege Motions No.12 of 2013, No.20, 31 of 2014, No. 1,5,12,14,17 to 22, 25 and 27 of 2015 and No.2 to 6 of 2016 1008

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-Privilege Motions No. 27 of 2014, No.8,10,16,23,24 and 25 of 2015 and No.1 of 2016 1007

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

questions REGARDING-
-Allotment of land to landless farmers in Cholistan *(Question No. 6223*)* 904
-Trend of showing less price of land for registries *(Question No. 6224*)* 905

MUHAMMAD RAFIQUE, MIAN
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Heavy loss to farmers in villages of Jhang, Toba Tek Singh and Khanewal due to uprising of Tarimo and Sadhnai Link Canals 1130

DISCUSSION On-
-ANNUAL REPORT OF PUNJAB BAIT UL MAAL FOR 2013 1254

Pre-budget-
-Discussion for the year 2016-17 1028

MUHAMMAD SAQIB KHURSHID, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Special Audit report for the year 2008-09 914

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-
-Allotment of government residences in Lahore *(Question No. 1284)* 1119
-Allotment of government residences to employees of Board of Revenue *(Question No. 6207*)* 1105
905

PAGE NO.

-Allotment of land to landless farmers in Cholistan *(Question No. 6223*)*
-Bills against electricity and telephones of officers and Ministers 1101
residing in GOR-I Lahore *(Question No. 2154*)* 1097
-Book Bank in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)*
-Details about Benevolent Fund of gazetted and non-gazetted 1110
government servants *(Question No. 859)* 1103
-Expenditures of Estate Office in S&GAD Lahore *(Question No. 5585*)* 903
-Flood victimized land in Sargodha division *(Question No. 5833*)* 899
-Flood victims in Gujranwala Division *(Question No. 5558*)*
-Flood victims in PP-28 Sargodha and government aid to the victims 907
(Question No. 6537)* 1104
-Foreign tours of Government Officers *(Question No. 5586*)*
-Government residences in Shadman GOR-III, Lahore 1106
(Question No. 683)
-Government steps for rehabilitation of victims of heavy rains in 908
Sargodha *(Question No. 6657*)* 902
-Grant of proprietary rights of state land *(Question No. 5651*)*
-Illegal possession over government residence in GOR-III 1121
Shadman, Lahore *(Question No. 1308)* 1114
-Motor vehicles in Civil Secretariat *(Question No. 1076)* 1112
-Motor vehicles in S&GAD *(Question No. 1032)* 1113
-Motor vehicles in use of ministers and advisers *(Question No. 1033)* 1107
-Offices of Anti Corruption Department *(Question No. 830)*
-Out of turn allotment of government residences in Lahore 1120
during last three years *(Question No. 1285)* 1115
-P&D colony in Johar Town *(Question No. 1138)* 1111
-Punjab Public Library Lahore *(Question No. 986)* 1116
-Recruitment of stenographers in S&GAD *(Question No. 1205)* 1109
-Staff of Anti Corruption Department in Lahore *(Question No. 831)* 904
-State land in Lahore *(Question No. 6000*)*
-Steps taken for vacation of government quarters in Wahdat Colony 1118
Lahore *(Question No. 1229)* 906
-Trend of showing less price of land for registries *(Question No. 6224*)*
-Vacant government residences in GOR III, Shadman, Lahore 1121
(Question No. 1298)

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR.

Resolution REGARDING-
-Demand for financial aid to farmers victimised by recent rains 924
and hailing

MUHAMMAD SIDDIQUE KHAN, MR.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Forest (Amendment) Bill 206 1146

PAGE NO.

MUHAMMAD WARIS KALLU, MALIK
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-The issue of LDA employees Housing Scheme, Thokar Niaz Baig, raised in reply of Starred Question No. 269 asked by Mrs. Ayesha Javed, MPA 1011
MUHAMMAD YAQOOB NADEEM SETHI, MR.

question REGARDING-
-Applications received for eradication of encroachments in Lahore *(Question No. 2849*)* 967
MUHAMMAD ZAHOOR ANWAR, MALIK
-Leave of absence 910
MUNAWAR AHMED GILL, MR.

question REGARDING-
-Vacant government residences in GOR III, Shadman, Lahore *(Question No. 1298)* 1120
MURAD RAAS, DR.

questions REGARDING-
-Reconstruction of roads of Gulberg-III L Block, Lahore *(Question No. 2913*)* 977
-Rehabilitation of water logged and salt affected soil in Lahore *(Question No. 7137*)* 1233

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-12th, 13th, 14th &15th April, 2016 860,942,1076,1208
NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Punjab Flood Plain Regulation Bill 2016 1153
-The Punjab Vigilance Committee Bill 2016 1169

questions REGARDING-
-Budget of City District Government Sahiwal *(Question No. 3085*)* 999
-Construction and repair of roads in district Sahiwal *(Question No. 3098*)* 1001
-State land in district Sahiwal *(Question No. 4171*)* 873
NAJMA AFZAL KHAN, DR.
-Leave of absence 912
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF

PAGE NO.

REPORTS regarding-
-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 6 of 2016) 917
-The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 (Bill No. 39 of 2015) 917
-The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 41 of 2015) 917
-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill 2014 (Bill No. 6 of 2014) 917

Resolution REGARDING- 926
-Demand for inclusion of research in mass-communication studies in universities about presentation of soft image of Pakistan before nations of the world

NAUSHEEN HAMID, DR.

questions REGARDING- 945
-Cycle stand in Baghbanpura Lahore *(Question No. 1704*)* 865
-Details about Patwaries and Gardawars in district Lahore *(Question No. 1377*)* 944
-Development budget of TMA Shalamar Town, Lahore *(Question No. 1671*)* 1093
-Payment of amount of Group Insurance to Government Servants died during service *(Question No. 7124*)*

NAZIA RAHEEL, MRS. *(Parliamentary Secretary for Revenue)*

Answer to the question REGARDING- 893
-Computerization of record of land revenue *(Question No. 5045*)*

NIGHAT INTISAR, MRS.
-Leave of absence 911

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-
-Damages caused by installation of mobile phone towers in residential areas of Lahore *(Question No. 2324*)* 988
-Details about recovery of Agricultural Income Tax *(Question No. 3307*)* 888
-FIXATION OF PRICE OF RICE BY GOVERNMENT *(QUESTION NO. 5931*)* 1213
-Offices of Anti Corruption Department *(Question No. 830)* 1107
-Punjab Public Library Lahore *(Question No. 986)* 1111
-Staff of Anti Corruption Department in Lahore *(Question No. 831)* 1108

PAGE

NO.

NOTIFICATION of-

-Prorogation of 20th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 30th March, 2016 **1267**

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR COLONIES

-See under Zahid Akram, Choudhary

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HEALTH

-See under Imran Nazir, Khawaja

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION

-See under Mehwish Sultana, Ms.

PARLIAMENTARY SECERETARY FOR HOME

-See under Ijaz Ahmad Achlana, Mehr

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR REVENUE

-See under Nazia Raheel, Mrs.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR S & GAD

-See under Ali Asghar Manda, Advocate, Ch.

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR SOCIAL WELFARE & BAIT-UL-MAAL

-SEE UNDER MUHAMMAD ILYAS ANSARI, HAJI

PAGE NO.

points of order REGARDING- 1241
-Construction of Grain Market in Pakpattan 943
-Demand for making functional THQ Hospital Kotmomin 1015
-Demand for telecasting the proceedings of the House at TV channels 909
-Non-availability of books of 9th & 10th Classes in Rawalpindi

Pre-budget- 1025
-Discussion for the year 2016-17

Privilege motion REGARDING- 1013

-IMPROPER BEHAVIOUR OF DPO MIANWALI WITH MPA

Prorogation- 1267

-NOTIFICATION OF PROROGATION OF 20TH SESSION OF 16TH PROVINCIAL ASSEMBLY

OF THE PUNJAB COMMENCED ON 30TH MARCH, 2016

punjab bait ul maal- 1249
-General discussion on annual report of Punjab Bait ul Maal for 2013

Q

QAISAR ABBAS KHAN MAGASSI, SARDAR
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Question No.2338 of 2014 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA 1010

PAGE NO.

questions REGARDING-
AGRICULTURE DEPARTMENT- 1221
-Agricultural Farm tehsil Gojra *(Question No. 6456*)* 1228
1213
-BUSINESS AND RATES OF CERTIFIED SEED *(QUESTION NO. 6942*)* 1210
1233
-FIXATION OF PRICE OF RICE BY GOVERNMENT *(QUESTION NO. 5931*)* 1237
1217
-MARKET COMMITTEE TOBA TEK SINGH *(QUESTION NO. 6284*)* 1225
1239
-Rehabilitation of water logged and salt affected soil in Lahore *(Question No. 7137*)*
-Sanctioned posts in Agriculture Department district Narowal 967
(Question No. 1180) 999
-Shifting of Grain Market Toba Tek Singh *(Question No. 6285*)* 1003
-Vegetable, fruit and grain markets in tehsil Faisalabad *(Question No. 6585*)* 998
-Water courses in PP-73 district Chiniot *(Question No. 1283)* 960

Local Government & Community Development Department- 980
-Applications received for eradication of encroachments in Lahore 1001
(Question No. 2849)* 1006
-Budget of City District Government Sahiwal *(Question No. 3085*)* 969
-Budget of Nashtar Town Lahore *(Question No. 3155*)*
-Chemical factories in residential areas in Lahore *(Question No. 3038*)* 947
-Cleaning of drains in Daska City district Sialkot *(Question No. 2768*)* 957
-Construction and repair of road from Dhok Shadi to Warra Ahmed, 945
district Gujrat *(Question No. 3049*)*
-Construction and repair of roads in district Sahiwal *(Question No. 3098*)* 988
-Construction and repair of roads of Depalpur district Okara *(Question No. 3205*)* 1005
-Construction of dilapidated roads in district Gujrat *(Question No. 2892*)* 950
-Construction of drain at both sides of Pasror Road Daska
(Question No. 1906)* 953
-Construction of Gulshan-e-Iqbal Gujranwala *(Question No. 2764*)* 997
-Cycle stand in Baghbanpura Lahore *(Question No. 1704*)* 944
-Damages caused by installation of mobile phone towers in residential 999
areas of Lahore *(Question No. 2324*)* 988
-Details about metaled and rough roads of PP-193 Okara *(Question No. 3204*)* 955
-Details about mobile phone towers in district Lahore *(Question No. 2234*)*
-Details about street lights of Saadi Park Mozang Lahore 992
(Question No. 2579)* 1002
-Details about towns in Lahore *(Question No. 2927*)* 993

PAGE NO.

-Development budget of TMA Shalamar Town, Lahore *(Question No. 1671*)*
-Ejectment of heads of cattle from Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 3076*)* 990
-Encroachments in Baghbanpura Bazar Lahore *(Question No. 1434*)* 994
-Encroachments at Yateem Khana Chowk Lahore *(Question No. 2680*)* 962
-Funds spent under the head of patch-work of roads in Gujranwala 985
(Question No. 2865)*
-Income and expenditures of TMAs of Faisalabad *(Question No. 3100*)* 985
-Installation of traffic signals in Gujranwala *(Question No. 2869*)*
-Non-selling of beaf and mutton at rates fixed by government 1004
(Question No. 2337)*
-Number of recreation parks in district Bahawalpur *(Question No. 2903*)* 977
-Parking stands in Toba Tek Singh *(Question No. 2800*)*
-Patch-work of roads in PP-144 Lahore *(Question No. 1282*)* 987
-Provision of budget to dispensaries in PP-144 and 145 Lahore 982
(Question No. 1176)*
-Provision of development funds in Uhanabad, Lahore 991
(Question No. 3157)*
-Reconstruction of roads of Gulberg-III L Block, Lahore 974
(Question No. 2913)* 972
-Sanction of projects of Local Government in PP-45 Mianwali
(Question No. 1786)* 904
-Sanctioned parking stands in Sargodha *(Question No. 3058*)* 892
-Water filtration plants installed in Rawal Town Rawalpindi
(Question No. 2376)* 885
-Worst condition of Bhagtanwala road district Sargodha
(Question No. 2896)* 865
-Worst condition of sewerage system in Gujrat *(Question No. 2893*)* 888
REVENUE & COLONIES DEPARTMENT- 883
-Allotment of land to landless farmers in Cholistan *(Question No. 6223*)*
-Computerization of record of land revenue *(Question No. 5045*)* 889
-Demolishing the houses in Kachi Abadi Choudhri Colony Lahore 902
(Question No. 1856)* 899
-Details about Patwaries and Gardawars in district Lahore
(Question No. 1377)* 906
-Details about recovery of Agricultural Income Tax *(Question No. 3307*)*
-Details about stamp sellers in district Jhelum *(Question No. 1297*)* 908
-Employees of Settlement of Land Department in Gujrat 901
(Question No. 4001)* 867
-Flood victimized land in Sargodha division *(Question No. 5833*)* 861
-Flood victims in Gujranwala Division *(Question No. 5558*)* 873
-Flood victims in PP-28 Sargodha and government aid to the victims 904
(Question No. 6537)* 880
-Government steps for rehabilitation of victims of heavy rains in 905
Sargodha *(Question No. 6657*)*
-Grant of proprietary rights of state land *(Question No. 5651*)* 1118

PAGE NO.

-Land of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3562*)*
-State land in district Jhelum *(Question No. 1186*)* 1105
-State land in district Sahiwal *(Question No. 4171*)*
-State land in Lahore *(Question No. 6000*)* 1100
-Tehsildars posted in Rawalpindi division *(Question No. 1296*)* 1097
-Trend of showing less price of land for registries *(Question No. 6224*)*

S & GAD DEPARTMENT-

-Allotment of government residences in Lahore *(Question No. 1284)* 1078
-Allotment of government residences to employees of Board of Revenue *(Question No. 6207*)* 1091
-Bills against electricity and telephones of officers and Ministers residing in GOR-I Lahore *(Question No. 2154*)* 1109
-Book Bank in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)* 1102
-Details about advertisements for getting land on public partnership 1104
basis published by Punjab Government Servants Housing Foundation *(Question No. 6261*)* 1106
-Details about amount of Group Insurance of Government Servants died during service *(Question No. 7122*)* 1121
-Details about Benevolent Fund of gazetted and non-gazetted government servants *(Question No. 859)* 1089
-Expenditures of Estate Office in S&GAD Lahore *(Question No. 5585*)* 1114
-Foreign tours of Government Officers *(Question No. 5586*)* 1112
-Government residences in Shadman GOR-III, Lahore 1113
(Question No. 683) 1107
-Illegal possession over government residence in GOR-III Shadman, Lahore *(Question No. 1308)*
-Insurance deducted of Government Servants during last 1119
five years *(Question No. 7109*)* 1115
-Motor vehicles in Civil Secretariat *(Question No. 1076)*
-Motor vehicles in S&GAD *(Question No. 1032)* 1093
-Motor vehicles in use of ministers and advisers *(Question No. 1033)*
-Offices of Anti Corruption Department *(Question No. 830)* 1084

-Out of turn allotment of government residences in Lahore 1088
during last three years *(Question No. 1285)* 1111
-P&D colony in Johar Town *(Question No. 1138)* 1116
-Payment of amount of Group Insurance to Government 1108
Servants died during service *(Question No. 7124*)*
-Payment of Group Insurance to Government Servants 1117
(Question No. 6787)*
-Problem of in time payment of insurance to Government 1120
Servants at retirement *(Question No. 7108*)*
-Punjab Public Library Lahore *(Question No. 986)*
-Recruitment of stenographers in S&GAD *(Question No. 1205)*
-Staff of Anti Corruption Department in Lahore *(Question No. 831)*

PAGE NO.

-Steps taken for vacation of government quarters in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1229)*
-Vacant government residences in GOR III, Shadman, Lahore *(Question No. 1298)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-13th April, 2016 1039
-14th April, 2016 1149

R

RAFAQAT HUSSAIN GUJJAR, ADVOCATE, CH.

Pre-budget- 1037

-Discussion for the year 2016-17

RAHEELA ANWAR, MRS.

questions REGARDING-

-Construction and repair of road from Dhok Shadi to Warra Ahmed, district Gujrat *(Question No. 3049*)* 980
-Details about amount of Group Insurance of Government Servants died during service *(Question No. 7122*)* 1091
-Details about stamp sellers in district Jhelum *(Question No. 1297*)* 883
-State land in district Jhelum *(Question No. 1186*)* 861
-Tehsildars posted in Rawalpindi division *(Question No. 1296*)* 880

RAHEELA KHADIM HUSSAIN, MRS.

questions REGARDING- 950

-Details about mobile phone towers in district Lahore *(Question No. 2234*)* 988
-Encroachments in Baghbanpura Bazar Lahore *(Question No. 1434*)* 985
-Patch-work of roads in PP-144 Lahore *(Question No. 1282*)*
-Provision of budget to dispensaries in PP-144 and 145 Lahore *(Question No. 1176*)* 985

	PAGE NO.
RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -	
-12th, 13th, 14th &15th April, 2016	859,941,1075,1207
report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-	
-Privilege Motions No. 27 of 2014, No.8,10,16,23,24 and 25 of 2015 and No.1 of 2016	1007
Resolutions REGARDING-	
-Demand for financial aid to farmers victimised by recent rains and hailing	924
-Demand for inclusion of research in mass-communication studies in universities about presentation of soft image of Pakistan before nations of the world	925
-Demand for reconstitution of Pakistan Cricket Board at merit	924
-Demand for taking action against medical stores running without license	926
REVENUE & COLONIES DEPARTMENT-	
questions REGARDING-	
-Allotment of land to landless farmers in Cholistan *(Question No. 6223*)*	904
-Computerization of record of land revenue *(Question No. 5045*)*	892
-Demolishing the houses in Kachi Abadi Choudhri Colony Lahore *(Question No. 1856*)*	885
-Details about Patwaries and Gardawars in district Lahore *(Question No. 1377*)*	865
-Details about recovery of Agricultural Income Tax *(Question No. 3307*)*	888
-Details about stamp sellers in district Jhelum *(Question No. 1297*)*	883
-Employees of Settlement of Land Department in Gujrat *(Question No. 4001*)*	889
-Flood victimized land in Sargodha division *(Question No. 5833*)*	902
-Flood victims in Gujranwala Division *(Question No. 5558*)*	899
-Flood victims in PP-28 Sargodha and government aid to the victims *(Question No. 6537*)*	906
-Government steps for rehabilitation of victims of heavy rains in Sargodha *(Question No. 6657*)*	908
-Grant of proprietary rights of state land *(Question No. 5651*)*	901
-Land of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3562*)*	867
-State land in district Jhelum *(Question No. 1186*)*	861
-State land in district Sahiwal *(Question No. 4171*)*	873
-State land in Lahore *(Question No. 6000*)*	904
-Tehsildars posted in Rawalpindi division *(Question No. 1296*)*	880
-Trend of showing less price of land for registries *(Question No. 6224*)*	905

PAGE NO.

S

S & GAD DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Allotment of government residences in Lahore *(Question No. 1284)* 1118
-Allotment of government residences to employees of Board of Revenue *(Question No. 6207*)* 1105
-Bills against electricity and telephones of officers and Ministers residing in GOR-I Lahore *(Question No. 2154*)* 1100
-Book Bank in Civil Secretariat Lahore *(Question No. 3591*)* 1097
-Details about advertisements for getting land on public partnership basis published by Punjab Government Servants Housing Foundation *(Question No. 6261*)* 1078
-Details about amount of Group Insurance of Government Servants died during service *(Question No. 7122*)* 1091
-Details about Benevolent Fund of gazetted and non-gazetted government servants *(Question No. 859)* 1109
-Expenditures of Estate Office in S&GAD Lahore *(Question No. 5585*)* 1102
-Foreign tours of Government Officers *(Question No. 5586*)* 1104
-Government residences in Shadman GOR-III, Lahore *(Question No. 683)* 1106
-Illegal possession over government residence in GOR-III Shadman, Lahore *(Question No. 1308)* 1121
-Insurance deducted of Government Servants during last five years *(Question No. 7109*)* 1089
-Motor vehicles in Civil Secretariat *(Question No. 1076)* 1114
-Motor vehicles in S&GAD *(Question No. 1032)* 1112
-Motor vehicles in use of ministers and advisers *(Question No. 1033)* 1113
-Offices of Anti Corruption Department *(Question No. 830)* 1107
-Out of turn allotment of government residences in Lahore during last three years *(Question No. 1285)* 1119
-P&D colony in Johar Town *(Question No. 1138)* 1115
-Payment of amount of Group Insurance to Government Servants died during service *(Question No. 7124*)* 1093
-Payment of Group Insurance to Government Servants *(Question No. 6787*)* 1084
-Problem of in time payment of insurance to Government Servants at retirement *(Question No. 7108*)* 1088
-Punjab Public Library Lahore *(Question No. 986)* 1111
-Recruitment of stenographers in S&GAD *(Question No. 1205)* 1116
-Staff of Anti Corruption Department in Lahore *(Question No. 831)* 1108
-Steps taken for vacation of government quarters in Wahdat Colony Lahore *(Question No. 1229)* 1117
-Vacant government residences in GOR III, Shadman, Lahore

PAGE NO.

(Question No. 1298) 1120

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

question REGARDING-

-Illegal possession over government residence in GOR-III Shadman, Lahore *(Question No. 1308)* 1121

926

Resolution REGARDING-

-Demand for taking action against medical stores running without license

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*

BILLS *(Discussed upon)*-

-The Fort Monroe Development Authority Bill 2015 1056

-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill 2015 1049

-The Punjab Agriculture, Food and Drug Authority Bill 2016 1143

-The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 1067

-The Punjab Commission on the Status of Women (Amendment) Bill 2015 1197

-The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Bill 2016 1185, 1196

-The Punjab Flood Plain Regulation Bill 2016 1153,1166

1052

-THE PUNJAB FORENSIC AGENCY (AMENDMENT) BILL 2015 1144,1152

1065

-The Punjab Forest (Amendment) Bill 2016 1177,1184

-The Punjab Local Government (Third Amendment) Bill 2016 1166,1177

-The Punjab Marriage Functions Bill 2015

-The Punjab Vigilance Committee Bill 2016

1138

Call attention Notice REGARDING

-DETAILS ABOUT DEATHS IN GULSHAN-E-IQBAL PARK LAHORE IN RESULT OF SUICIDE ATTACK 1261

1196

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-***

-On martyrdom of Police Employees during operation against Chhoto Gang in Kacha Rajanpur 1016

MOTION regarding-

932

-CONTINUANCE OF CONSIDERATION OF THE PUNJAB COMMISSION ON THE STATUS OF WOMEN

point of order (ANSWER) REGARDING-

-Demand for telecasting the proceedings of the House at TV channels

PAGE NO.

ZERO HOUR regargidng-
-Exploitation of Foreign Exchanege Companies and Banks by Police in the name of security
SHABEENA ZIKRIA BUTT, MRS.
-Leave of absence 913
SHAHZAD MUNSHI, MR.
QUESTIONS regarding-
-Allotment of government residences to employees of Board of Revenue *(Question No. 6207*)* 1105
-Budget of Nashtar Town Lahore *(Question No. 3155*)* 1003
-Provision of development funds in Uhanabad, Lahore *(Question No. 3157*)* 1004
SHAZIA KAMRAN, MRS.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Starred Questions No. 6302 of 2016 asked by Mian Muhammd Rafique, MPA 1009
-The Punjab Prohibition of Child Labour at Brick Kilns Bill 2016 (Bill No. 9 of 2016) 1009

PAGE NO.

Sher Ali Khan, Mr. ***(MINISTER FOR MINES & MINERALS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT))***

Answers to the questions REGARDING- 968

- -Applications received for eradication of encroachments in Lahore *(Question No. 2849*)* 1000
- -Budget of City District Government Sahiwal *(Question No. 3085*)* 1003
- -Budget of Nashtar Town Lahore *(Question No. 3155*)* 998
- -Chemical factories in residential areas in Lahore *(Question No. 3038*)* 960
- -Cleaning of drains in Daska City district Sialkot *(Question No. 2768*)* 980
- -Construction and repair of road from Dhok Shadi to Warra Ahmed, district Gujrat *(Question No. 3049*)* 1001
- -Construction and repair of roads in district Sahiwal *(Question No. 3098*)* 1006
- -Construction and repair of roads of Depalpur district Okara *(Question No. 3205*)* 969
- -Construction of dilapidated roads in district Gujrat *(Question No. 2892*)* 947
- -Construction of drain at both sides of Pasror Road Daska *(Question No. 1906*)* 958
- -Construction of Gulshan-e-Iqbal Gujranwala *(Question No. 2764*)* 946
- -Cycle stand in Baghbanpura Lahore *(Question No. 1704*)* 989
- -Damages caused by installation of mobile phone towers in residential areas of Lahore *(Question No. 2324*)* 1005
- -Details about metaled and rough roads of PP-193 Okara *(Question No. 3204*)* 950
- -Details about mobile phone towers in district Lahore *(Question No. 2234*)* 954
- -Details about street lights of Saadi Park Mozang Lahore *(Question No. 2579*)* 997
- -Details about towns in Lahore *(Question No. 2927*)* 944
- -Development budget of TMA Shalamar Town, Lahore *(Question No. 1671*)* 999
- -Ejectment of heads of cattle from Aziz Bhatti Town Lahore *(Question No. 3076*)* 956
- -Encroachments at Yateem Khana Chowk Lahore *(Question No. 2680*)* 988
- -Encroachments in Baghbanpura Bazar Lahore *(Question No. 1434*)* 992
- -Funds spent under the head of patch-work of roads in Gujranwala *(Question No. 2865*)* 1002
- -Income and expenditures of TMAs of Faisalabad *(Question No. 3100*)* 994
- -Installation of traffic signals in Gujranwala *(Question No. 2869*)* 990
- -Non-selling of beaf and mutton at rates fixed by government *(Question No. 2337*)* 995
- -Number of recreation parks in district Bahawalpur *(Question No. 2903*)* 962
- -Parking stands in Toba Tek Singh *(Question No. 2800*)* 986
- -Patch-work of roads in PP-144 Lahore *(Question No. 1282*)* 985
- -Provision of budget to dispensaries in PP-144 and 145 Lahore *(Question No. 1176*)* 1004
- -Provision of development funds in Uhanabad, Lahore *(Question No. 3157*)* 977
- -Reconstruction of roads of Gulberg-III L Block, Lahore 987

PAGE NO.

(Question No. 2913*) 982
-Sanction of projects of Local Government in PP-45 Mianwali
(Question No. 1786*) 991
-Sanctioned parking stands in Sargodha (Question No. 3058*)
-Water filtration plants installed in Rawal Town Rawalpindi 974
(Question No. 2376*) 972
-Worst condition of Bhagtanwala road district Sargodha
(Question No. 2896*)
-Worst condition of sewerage system in Gujrat (Question No. 2893*)

SULTANA SHAHEEN, MRS.

-Leave of absence

910

T

TAHIA NOON, MRS.

-Leave of absence

911

TAHIR, MIAN

questions REGARDING-

-Details about advertisements for getting land on public partnership basis published by Punjab Government Servants Housing Foundation
(Question No. 6261*)
-Income and expenditures of TMAs of Faisalabad (Question No. 3100*)
-P&D colony in Johar Town (Question No. 1138)
-Vegetable, fruit and grain markets in tehsil Faisalabad (Question No. 6585*)

1078

1002

1115
1225

TAHIR AHMED SINDHU, ADVOCATE, CHAUDHARY

point of order REGARDING-

-Demand for making functional THQ Hospital Kotmomin

943

TARIQ MEHMOOD, MIAN

questions REGARDING- 969

PAGE

NO.

-Construction of dilapidated roads in district Gujrat *(Question No. 2892*)*
-Employees of Settlement of Land Department in Gujrat 889
(Question No. 4001)*
-Insurance deducted of Government Servants during last 1089
five years *(Question No. 7109*)*
-Problem of in time payment of insurance to Government 1088
Servants at retirement *(Question No. 7108*)* 972
-Worst condition of sewerage system in Gujrat *(Question No. 2893*)*

TEHSEEN FAWAD, MRS.

Pre-budget- 1035
-Discussion for the year 2016-17

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED

question REGARDING- 1114
-Motor vehicles in Civil Secretariat *(Question No. 1076)*

Z

ZAHID AKRAM, CHOUDHARY *(Parliamentary Secretary for Colonies)*

Answers to the questions REGARDING-
-Demolishing the houses in Kachi Abadi Choudhri Colony Lahore 885
(Question No. 1856)*
865
-DETAILS ABOUT PATWARIES AND GARDAWARS IN DISTRICT LAHORE 889
(QUESTION NO. 1377*) 883
-Details about recovery of Agricultural Income Tax *(Question No. 3307*)* 890
-Details about stamp sellers in district Jhelum *(Question No. 1297*)* 867
861
-Employees of Settlement of Land Department in Gujrat 873
(Question No. 4001)* 881
-Land of Revenue Department in district Sahiwal *(Question No. 3562*)*
-State land in district Jhelum *(Question No. 1186*)*
-State land in district Sahiwal *(Question No. 4171*)*
-Tehsildars posted in Rawalpindi division *(Question No. 1296*)*

PAGE NO.

zero hour REGARDING-

-Charging of illegal Token fee by administration of Government Faridia Post Graduate College Pakpattan 1258

-Demand for provision of edibles to deserving persons at less price 1255

-Exploitation of Foreign Exchanege Companies and Banks by Police in the name of security 927